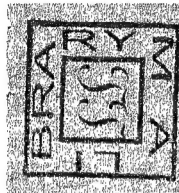


موصیای مکین و مکا فضل حیدر زما
بن پادشاه مکین بن ول ق مین



طبع نایب منشی نوکشی وایه کاپنور طبع مین
طبع مین



اطلاعی

اس خط میں ہر علم کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ از وقت کے لیے ہر درجہ کے علم پر ایک مثال کو حجاب عالم سے مل سکتی ہیں جس کے مابین دیکھا جاتا ہے شائقان اصل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں فہرست بھی اس زمانہ سے اس کتاب کے پیش پیش کے ہیں جس سے سادہ بین کتب کتابت و دواوین اور دیگر کتب مختلف حالت شریعت کتب شائع مکتبہ دین کرتے ہیں تاکہ جس فن کی کتاب ہے بعض لوگ اور بھی کتب موجود نہ کارخانہ سے ضرورتاً ان کو آگاہی کا درجہ حاصل ہو سکے۔

کتب کلیات و دواوین اردو

کلیات انشاء اللہ خان - یہ توفیق شاعرانہی بدست
میر انشاء اللہ خان انشاء اللہ صاحب سداوت علی خان پٹنہ صاحب
ماہر و ناب ہے۔

کلیات نثر - جوہر کلیات مبین اور نادر مسائل شامل ہیں
۱۔ شاعر و شاعر - ۲۔ سخن شناس - ۳۔ انشاء و شاعر - ۴۔ نظم
مربوب دل - ۵۔ دوزخ و مثال - ۶۔ گنج نواس - ۷۔
خیر و خیر - ۸۔ ہر و ہر - ۹۔ زبان و کتب - ۱۰۔
قطبہ مبین - سازگار و کرمی طبع و فارسی و عربی و لغت و فارسی
شاعر و شاعر - ۱۱۔

کلیات نثر - ۱۲۔
کلیات نثر - ۱۳۔
کلیات نثر - ۱۴۔
کلیات نثر - ۱۵۔
کلیات نثر - ۱۶۔
کلیات نثر - ۱۷۔
کلیات نثر - ۱۸۔
کلیات نثر - ۱۹۔
کلیات نثر - ۲۰۔

کلیات نثر - ۲۱۔
کلیات نثر - ۲۲۔
کلیات نثر - ۲۳۔
کلیات نثر - ۲۴۔
کلیات نثر - ۲۵۔
کلیات نثر - ۲۶۔
کلیات نثر - ۲۷۔
کلیات نثر - ۲۸۔
کلیات نثر - ۲۹۔
کلیات نثر - ۳۰۔

کلیات نثر - ۳۱۔
کلیات نثر - ۳۲۔
کلیات نثر - ۳۳۔
کلیات نثر - ۳۴۔
کلیات نثر - ۳۵۔
کلیات نثر - ۳۶۔
کلیات نثر - ۳۷۔
کلیات نثر - ۳۸۔
کلیات نثر - ۳۹۔
کلیات نثر - ۴۰۔

کلیات نثر - ۴۱۔
کلیات نثر - ۴۲۔
کلیات نثر - ۴۳۔
کلیات نثر - ۴۴۔
کلیات نثر - ۴۵۔
کلیات نثر - ۴۶۔
کلیات نثر - ۴۷۔
کلیات نثر - ۴۸۔
کلیات نثر - ۴۹۔
کلیات نثر - ۵۰۔

کلیات نثر - ۵۱۔
کلیات نثر - ۵۲۔
کلیات نثر - ۵۳۔
کلیات نثر - ۵۴۔
کلیات نثر - ۵۵۔
کلیات نثر - ۵۶۔
کلیات نثر - ۵۷۔
کلیات نثر - ۵۸۔
کلیات نثر - ۵۹۔
کلیات نثر - ۶۰۔

کلیات نثر - ۶۱۔
کلیات نثر - ۶۲۔
کلیات نثر - ۶۳۔
کلیات نثر - ۶۴۔
کلیات نثر - ۶۵۔
کلیات نثر - ۶۶۔
کلیات نثر - ۶۷۔
کلیات نثر - ۶۸۔
کلیات نثر - ۶۹۔
کلیات نثر - ۷۰۔

کلیات نثر - ۷۱۔
کلیات نثر - ۷۲۔
کلیات نثر - ۷۳۔
کلیات نثر - ۷۴۔
کلیات نثر - ۷۵۔
کلیات نثر - ۷۶۔
کلیات نثر - ۷۷۔
کلیات نثر - ۷۸۔
کلیات نثر - ۷۹۔
کلیات نثر - ۸۰۔

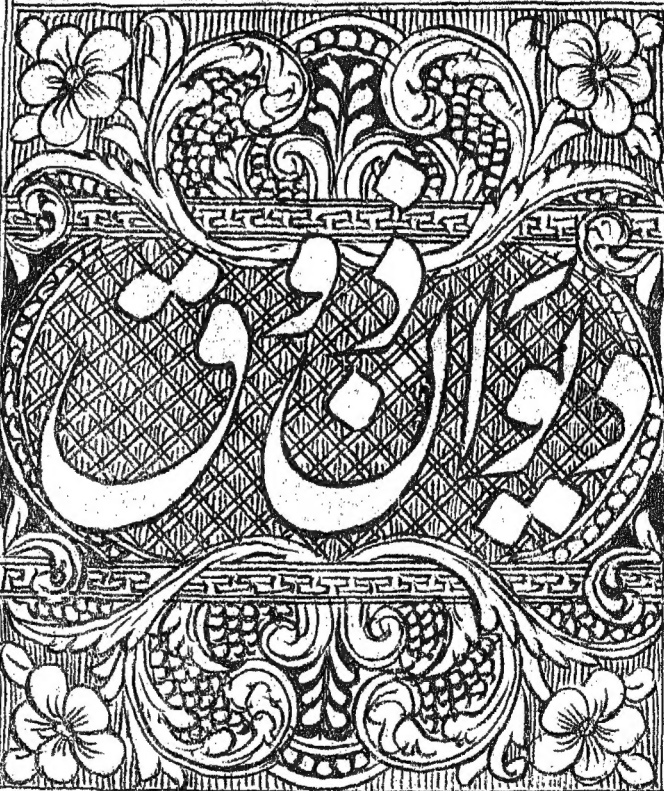
کلیات نثر - ۸۱۔
کلیات نثر - ۸۲۔
کلیات نثر - ۸۳۔
کلیات نثر - ۸۴۔
کلیات نثر - ۸۵۔
کلیات نثر - ۸۶۔
کلیات نثر - ۸۷۔
کلیات نثر - ۸۸۔
کلیات نثر - ۸۹۔
کلیات نثر - ۹۰۔

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U61361

عوضاً عن مکین و مکا فضل حسن از وزما
بن قریع مکین بن و ق مین



مطبع میثقی نوکشور و کاپنور طبع مین
مطبع میثقی نوکشور و کاپنور طبع مین

URDU SECTION

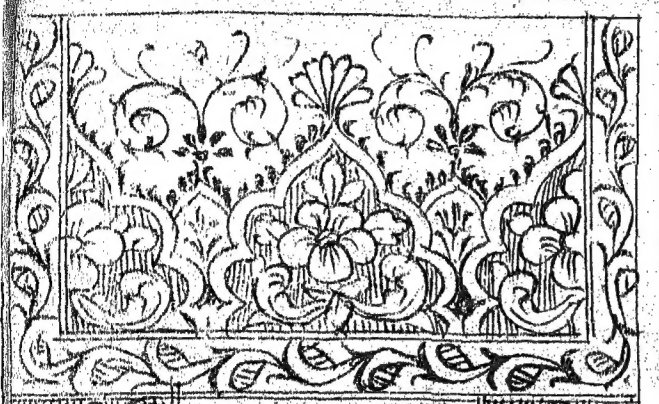
ALIGARH

2017/1983

LIBRARY

78
198

کون نظر سے دیکھتا ہے اس کی نظر پر نور کا
بہار میں غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
اس غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
دل نہ لگتا ہے لیکن اس غنچہ پروردگار کا
کون نظر سے دیکھتا ہے اس کی نظر پر نور کا
بہار میں غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
اس غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
دل نہ لگتا ہے لیکن اس غنچہ پروردگار کا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا حرم خدا میں دل جو مصروف تم میرا
صراط عشق پر از بسکہ ہے ثابت قدم میرا
ہوا یہ سینہ کیسے خار دار و دشت غم میرا
وہ ہو نہیں گیسو موج محیط اعظم دشت
نشان کج رواجی گرد گھاؤ زور دشت جائے
وہ ہو نہیں، دہ نور و شوق میرے ساتھ جا جا
الف احمد کا سا بگیا گویا فلم میرا
دم شمشیر قاتل پر بھی خون تازہ جہ میرا
کہ آیا پان جون آشتی ہو کر لب چم میرا
کہ جو گیسو ہو و روی زمین کج و جہ میرا
جھپک سے دیدہ صراف کی نقش و رسم میرا
بزرگ سایہ منع ہو نقش قدم میرا

نویسہ و قریب سجدہ ایس سے آدم
عدد کی سرشتی سے ذوق کب تبہ ہو کم میرا
2002

کون نظر سے دیکھتا ہے اس کی نظر پر نور کا
بہار میں غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
اس غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
دل نہ لگتا ہے لیکن اس غنچہ پروردگار کا
کون نظر سے دیکھتا ہے اس کی نظر پر نور کا
بہار میں غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
اس غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
دل نہ لگتا ہے لیکن اس غنچہ پروردگار کا
کون نظر سے دیکھتا ہے اس کی نظر پر نور کا
بہار میں غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
اس غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
دل نہ لگتا ہے لیکن اس غنچہ پروردگار کا
کون نظر سے دیکھتا ہے اس کی نظر پر نور کا
بہار میں غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
اس غنچہ پروردگار کی غنچہ پروردگار
دل نہ لگتا ہے لیکن اس غنچہ پروردگار کا

URDU SECTION

CHECKED
2007

[illegible]

کیا ہوتا جو سچا دوست
 کیا دیکھتے ہم پرست کسان کو کہ اپنا
 کیا گرم پیش ہوتا طرب کرتے ہو گے

دشمن کا سخن دہن نشین ہو چکا تھا
 منظور نظر ایک حسین ہو ہی چکا تھا
 میں سرو تہ خنجر کین ہو ہی چکا تھا

جو کچھ کہ ہوا ہم سے دیکس طرح ہوتا
 حکم ازلی فوق پر عین ہو ہی چکا تھا

ہم ہیں اور سایہ تری کو چپی نہ لوار کا
 محتسب گرچہ دل آزا ہے بخوار
 آتا تھو ز قمان ہو کہ چین میں لیل
 چرخ بر پتھر رہا جان بجا کر عیسیٰ
 ہوں رگین حلق ربیدہ کی ہاک جو بنا
 ہین کہ انداز تری تیر خرو نشہ خون
 کیوں نہ ہر تار میں سودا گن قرار
 دیکھے جان بوسہ لعل نکین ہر چہ بھی

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا ای فوق
 رو سیاہی سرو سامان ہے سپہ کاروں کا

میں وہ ہوں سبکدوش
 کشتی سے جا اگر وہ کھر
 گون گون ہے نہ بار دہ
 ہما کسی سے کہ مجھے ساغر
 گھر بار ہوں بے چشمہ
 بے لب سینے نہ ہو کر
 تہ سے بس کر تہ ہر
 گر و رعبوں کو خدا صا
 وہ کہ دیکھتا ہے قوت
 دل کا سخن سونگے دل سے
 دل کی جلدی کہ جلدی کام
 میں کہ جام بے باق کام
 زخمی دہا کے کام اداس
 تو تھاری زندگی پر زندگی
 وہل رہا زندہ سے کھانا
 ایک تھانہ سر پر تھکان
 بن گیا جوش تھبت تھکان
 ہائی دریا خون جو ہر تہ
 ہوش کسے کہ سکتا ہر انسان
 ہوش کسے کہ سکتا ہر انسان
 ہوش کسے کہ سکتا ہر انسان

دیوان فزون

ہوس

دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا

<p> ہو سکے آلودہ واسن بیکلاس کس طرح نفس ہفتہ در کو قدرت ہو کر قصہ میں بھی </p>	<p> ای دینی چھوڑ واسن پوسھو کھٹکا دیکھ پھر سمان من من عورت سمان کا </p>
<p> دیکھنا اسے فوق ہو کر آج پھر لاکھوں کے خون پھر حیا دوسرے صل لب پہ لا کسا پان کا </p>	<p> جو آپ ہی مر رہا ہوا سکو گرا تو کیا مارا اگر پکے کو اسے اکسیر گرا تو کیا مارا رنگ ہوا دوشیر سزا تو کیا مارا ترمی لکھون ششکین مانہ جگر مارا تو کیا مارا جو اوٹے ہاتھ میٹھے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا آئی پھر جو دل پر تپا کمارا تو کیا مارا کسی سے تھمے کہ ہے جگر مارا تو کیا مارا جو غوطہ آب میں نہ گہرا مارا تو کیا مارا اوھر مارا تو کیا مارا اوھر مارا تو کیا مارا اگر تھکے سر سار پر مارا تو کیا مارا اگر لاکھوں برس سجدے میں مارا تو کیا مارا </p>

دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا

دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا
 دل بدوہ میں تھا مارا مارا تو کیا مارا

[illegible]

کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا

ہے اور علم و ادب کتب محبت میں
 ہجوم اشک کے ہمراہ کیوں نہ نہ
 فراق غم سے گندم ہے سینہ چاک تک
 کیا حبیب کو غم سے جدا فراق سے اگر
 کہ ہے وہاں کا معلم خدا و حب جدا
 کہ فراق سے نہیں رہتا کبھی نصیب جدا
 الٹی ہر ذرہ طرح سے کوئی غریب جدا
 نہ کر سکا مرے دل سے غم حبیب جدا

کرین جدائی کا کس کس کے رنج ہم تو فراق
 کہ ہونے واسطے ہیں سب ہم سے غم صریح جدا

شکر پر دی ہی میں اور پیش کو حیا رکھا
 رہا پاؤں روضہ شمع کی تربت کا نشان
 تلخ نامی کار ہا بعد فنا بھی یہ اثر
 آشیان مانع میں تو خود تھا جہنم میں
 دل جو دیوانہ نہ تھا میر تو پہ کیوں سکھ
 آنکھیں دیدار طلب گری آئی بین گل
 پے نا وقتن رہ پہلے ہی رہ بہر وجود
 ناتوان میں تن زار مراد کیہ سکا
 نہ رکھے خوبی و رشتی سے غرض آئینہ وار
 در نہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا
 اوسپہ قویہ جو نقش کعبہ پائے رکھا
 استخوان کو مرے باقی نہ ہمارے رکھا
 ایک ٹکڑا بھی نہ تھا باوصفا نہ رکھا
 پادشہ تری زلف دو تارے رکھا
 دستہ بزرگس کا بیڑن میرے سر تھا رکھا
 گور سے آگے قدم و کچھ عصا نہ رکھا
 خوب دھوکے میں اوستو تار فہا نہ رکھا
 گھر میں مہمان اہل صدا سے رکھا

کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا

کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا

کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا

نام ہر اس کے مجنون کو جانی آگئی
 مجھ کو ہر شب جگر کی آگ کی جوں در مشر
 رہی جو غم جو کچھ کچھ آگ کی جوں در مشر
 جسن کی اس میکی میں بہت دست بہ
 لیکے آئینہ جو دیکھی حسن کی اپنی بہار
 تیر جو کہنے لگا عشاق پر تنہ نگاہ
 حسن سہن ناول آہن بھی گرم احتلا
 موت اس کو یاد کرنی خدا جاکہ گور

رات کو اسی فراق اور سکی نوک مڑا کسا خیال
 تن پہ ہر سو سے مرے کارستان لینے لگا

پہونچا آپ تیغ قاتل تابرا اچھا ہوا
 ایک دن بالکل زمین کا چارہ اچھا ہوا
 کم تنو اس کی بخت کی آگ آبرو
 آہر یہ گدشت میں لیلیٰ ترنواز کے کام
 رد کرتا تھا مزا مجھ کو چھوڑ دے عشق کا

اے دل مجھ کو مے تو غسل کر اچھا ہوا
 ورنہ ادھر تازہ ہو اگر زخم اور دھرا ہوا
 آج مدت میں بہار اعلق تر اچھا ہوا
 ہو گیا مجنون جو کٹا سو کھڑا اچھا ہوا
 بھر دیا زون لہنے دل کو چیر کر اچھا ہوا

فطرت انوار کافوق خداداد طاقی بی
 پیر و روان کیا باجاست ناکارانی
 ناکار است او نه بیان درد و دانی کرنا
 کلام قاصد کسب به غیر روانی کرنا
 بی غرض است که بگوید کز نانی کرنا
 جانان است که بگوید کز نانی کرنا
 و بگویند اسب به سوز کز نانی کرنا
 کجی از خون به سوز کز نانی کرنا
 نانی از خون به سوز کز نانی کرنا
 از شش به سوز کز نانی کرنا
 بین از شش به سوز کز نانی کرنا
 در دهم به سوز کز نانی کرنا

<p>یہ کہیں کہیں غافل سہارا نہیں لے کر آتا سوز دل کو دم و شمع غافل پسند کہ ان غمناکوں کو پسند کہ ان غمناکوں کو پسند کہ ان غمناکوں کو</p>	<p>وہ آئین بیان آئین میں نہیں بچیدہ دل لکے لکائی دلف کو شاد سے جو دل کی بکار اول تر تو در سے نہ آیا پاس کوئی غمناکوں کے</p>	<p>گھر پہنچ کر کوئی نہ پہنچا اور سبب آیا یہ گستاخی بھلاہرہ نوی ادبی ادب آیا گھر دنا کبھی چوری سے بعد از نیم شب آیا</p>
<p>پسند کہ ان غمناکوں کو پسند کہ ان غمناکوں کو پسند کہ ان غمناکوں کو</p>	<p>میں اپنی فروق کے قربان کہ سستی میں محبت کی ملایا کہنے اسکو یہ جب آہا بے طلب آیا</p>	<p></p>

مری طالع چون گیا کام ایگر دوستان روی کا
 اوتار اتو تو سترن سو اس مٹ کو یاری کا
 ستاروی دیکھ کر موتی تمہارے گوشوارے لگا
 جس کو تو بہین بحر عشق او کو دوکن رتی چٹا
 ملے اکسیر اس گشت و عمر کے میں چون گزرتا
 نہ بکریں اس لباس گرداب لایین ہم
 مری مثل میں باہر سچ السیر و ہوش
 سر راوقامین ہون سبیا سفر لیکن
 خریدار او سکی رحمت جنس بیان کو بکریے
 دھولکائی مثال داندہ تسبیح کیون نہکا

[illegible]

زنی زنی جھکی خاک پر پڑا اگر سبزہ
 لکھا وٹ و لکھا وٹ کی وقت فرج خاطر
 لکھا مضطربین کر یہ تو اوقاف اک مٹری جھون
 کھڑے کی طرح مٹریاں کے غرق آسمان ہوتا
 انگلیں مری تلون سے ولجای تو اچھا
 جو چشم کہے ہم ہر وہ ہو کر تو بہتر
 بنا رعیت نے لیا تیرے سہنالا
 ہر مجھے عیادت چہ نہ بیمار کی اپنے
 کیجئے دل انسان کو نہ وہ زلف نہ نام
 اسی گریہ نہ کہ میرے تن خشک کو تو رہا
 تاثیر محبت عجب اک جب کا اہل ہے
 فرقت سے زنی تار فتنہ بنیے میں سیر
 ہاں کچھ تو ہو حاصل مٹریاں محبت
 دل گر کے نظر سے تری اومٹنی کا مٹین
 وہ صبح کٹاؤ تو گردن ہاتھ میں دو پیر

تو رنگان کی طرح سو کو دلم غم چن چن
 کہ خبر ہو کر نہ پھر لک کر روان ہوتا
 سب سے سرست پا بوس کل جای تو اچھا
 جو دل کہہ ہو بے داغ و دلچاسے تو اچھا
 لیکن وہ سہنٹھے سہنٹھل جاسے تو اچھا
 لینے کو خبر اسکے اجل جاسے تو اچھا
 اذہر کوئی انسان کو ٹھگ جای تو اچھا
 لکڑی کی طرح پانی میں گل جای تو اچھا
 لیکن یہ عمل پار پہ چل جاسے تو اچھا
 کاٹنا سا لکھنا تانے کل جای تو اچھا
 یہ سینہ پھچھو لون سے جو پھل جای تو اچھا
 یہ گرنے سے پہلے ہو سہنٹھل جای تو اچھا
 اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا دھل جائے تو اچھا

[illegible]

اس نخل سے گوارہ طلب گار دیدار
 مانا نیکو دیندہ بدین بن گیا
 حاکم حاکم بن سید بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر گیا بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر گیا بن بن بن گیا

اس نخل سے گوارہ طلب گار دیدار
 مانا نیکو دیندہ بدین بن گیا
 حاکم حاکم بن سید بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر گیا بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر گیا بن بن بن گیا

اس نخل سے گوارہ طلب گار دیدار
 مانا نیکو دیندہ بدین بن گیا
 حاکم حاکم بن سید بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر گیا بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر گیا بن بن بن گیا

<p>جہان میں عرصہ عشق سے سوادہ چر گم تری عاشق کو یونہی شکوہ آگم بزم طوط قمری کوئی نیکو نہ گام تری حسناہ کا پر تو پرو کر حاضر گن سے جاتی ہیں کس ستر غم اوس تیغ بزم دلیران محبت کو غلش سے اوس کی مڑ گن خراش سینہ میں اک ہلکا ہوٹ کر گن اگر آتش مزاجوں کو سدھ ہو خاک گن خطا اوس کا وصل کی دولت ہو پیغام</p>	<p>اگر ہو عید کا اک دن تو عشرہ ہی محرم کا مسلمان کو سگے جی طرح شیریں آب زمزم کا کند گردن لب لبو جو حلقہ زلف پر غم کا کر ہی شہک زنی خورشید پر قطر و شبنم کا کہ یاں کھٹا ہو یہ سوزن عیسیٰ و مریم کا پس مروں کھد میں بھی یہ عالم چادر غم کا غلط ہے جو سمجھتے ہیں کہ یہ بچا ہوا مریم کا بقیہ کیا کہ املیس امن و شمس ہے آدم کا لگا سمت سے سنو یا تھو یہ اکسیر غم کا</p>
---	--

شیدا و فراق سے مین ہوئی ہیں حسرتیں لکھیں
 مری جو آہ ہے گوارہ ہے اک نخل ماتم کا

<p>گل اوس نہ کر غم رسید وین مل گیا کیا جانے تیغ عشق کی لذت کو بوالہو گر بید نقر چھر ساگ دینا ہو افتقر و کھلا کے کھٹان سے فلک چاک سینہ</p>	<p>یہ بھی ہو لگا کے شہد وین مل گیا گو جوں ملو وہ ملق برید وین مل گیا کہنت پاک ہو کے پلید وین مل گیا اوس ہوش کے سینہ ورید وین مل گیا</p>
--	--

اس نخل سے گوارہ طلب گار دیدار
 مانا نیکو دیندہ بدین بن گیا
 حاکم حاکم بن سید بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر گیا بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر گیا بن بن بن گیا

میں نے اپنے اساتذہ کرام سے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔

کتابخانه عمومی
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

مجلس ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پیش روپ دکھایا تھا

ساختہ افکار میں ہم سائے کو اندر دیکھیں
دل ناگما صفت اور یہ پھر اوستہ قیامت
جاتی ہو نہ نقون کی لٹک دس چکر
اُڑ تو گمان جاو نہ باجی سکوئی جاک

اس پر بھی جدا ہیں کہ پوتا نہیں آتا
کچھ قرص تو بندی یہ تھا رانین آتا
افسوس کچھ ایسا میں لگا نہیں آتا
جب تک نہیں آتا اسے غصہ نہیں آتا

سبقت ہی سے ناپا ہوں اور فوق و گرنہ
سبقت میں ہوں میں طاق مجھے کیا میں آنا

ساخته او کو دل بھی مت پریشان نکل آیا
شب بے تیرہ جو کیا توبہ کا ساقی
عصمت بھی پہ کیا شوکر لگائے سینہ کننا
تھا کو چہ قاتل میں شہادت کا دغینہ

تھا کام تو مشکل مگر آسان نکل آیا
 میزب سے مہر درخشان نکل آیا
 دربا و مقل سے عزیزان نکل آیا
 اکھڑا جبرئیل ان گنج شہیدان نکل آیا

ہر ایک سے قول اشتہاری کا چھوٹا
مختصر ڈال کر آجے میں کہ ہوگا
مجھے عین غلط سے بھی ہو بہت
سامانی ہوئی جیکہ واسنہ مال و سکی

وہ کا فر ہے ساری خدائی کا جھوٹا
یہ سانغوسے کھربائی کا جھوٹا
تڑے در پہ ٹکڑا الہائی کا جھوٹا
ہوا باہق اپنی رسانی کا جھوٹا

مطلع
چشم بزم عالم حاصل بین روش
دل کا سایہ تیرا گرد غفلان کو خطا
میں اس سے مخمور نہ پہچان
کے کاغذ

مقام

مطالع

۱۰
 کیا طبع میں برکت ہے چٹ والی
 ہونے کا بیان ائمہ اربعہ کے پاس
 کیا ہے
 دیوان ذوق

دین درویشی کا در دل جباب اپنا سا
 جباب جیسا ہوں میں تو میری جلاب

۹۹
 سید ابوالحسن
 ابوالحسن بن علی
 ابوالحسن بن علی
 ابوالحسن بن علی

جنت ہے زندگی میں زیادہ شباب کا
 پیری ہے پہلے مرگ سی ہونا عذاب
 ہم بہنہ پاچون اور گرم پتھر زیر پا
 تو کھڑا ہو رکھے میرا کاسہ سر زیر پا
 زنا و شراب پیڑ سے کافر سر میں کیوں
 کیا ٹوڑیہ چلو پانی میں ایمان ہو گیا
 کیا کہیں اس سے چھپے زیادہ جانتا
 کیا کبیر بولتا یہ بندہ محکوم انقضا
 مژدہ پیکان کا ہو گدا کہ سری کا گھڑا
 یا تاشک عدو زمانہ ہے مرد و لیر کا
 جسکے سبب لڑائی ہو وہ آدمی بہن
 جھلسین ہیں پشکار کیو بھی شہر کا
 کاشا و گھیریں ساہی کا یا گل کسیر کا

[illegible]

بہتی کوشش میں بس از مرگ چڑھتا | آخر کو زیرِ آہ و گہمی کر گدن کی شاخ

اشعار

کوتی جتنی چو پستہ مری طرح ایک دن
 بیچارہ چشم ولبر آہونگاہ کو
 ہر صید کی کمر سے لگی ٹوٹ جرجھڑی
 مسواک نے بڑھایا تو نہار کا اعتبار
 تاثیر کیسی ہے ہو بہار اور جنت خشک
 شاخ نبات کو ذوق لہان منہ لگا ئے

سو کھی کی نخل آئو کو کہن کی شاخ
 نثارین گچی بھین تو لیکر ہر نکی شاخ
 ٹوٹی کمان ولبر تا دک فلک کی شاخ
 جو یہ بھی سکی ایک شجر مکر و من کی شاخ
 ڈولے جو سایہ نشتر چہ اسے کفن کی شاخ
 ایسی مصاحبت لگی اوں ہن کی شاخ

اشعار قصیدہ

گلگونے تیری مژدہ کے اک قدم صبا	مارے جزا دینا نہ نہاں چمن کی شاخ
کردی جزو نہاں تو لاؤ ابھی نکال	برون کا نوشہہ گافو سپر کسن کی شاخ

رویت وال صلہ

<p> کیا آؤ تم ہواڑ گھڑی دو گھڑی کے بعد کیا روکا پوکر نو کہتے کہ لگ گئی + کوئی گھڑی اگر وہ ملائم ہوے تو کیا </p>	<p> سینے میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد پھر وہی آسنوئی چھڑی دو گھڑی کے بعد کہ بیچین کے چھریاں گھڑی دو گھڑی کے بعد </p>
---	--

[illegible]

۱۰
 مجبور کا فطر سب سے بڑی اہم چیز ہے
 خداوند مددگار ہے اور وہ بے نیکی
 سے اپنے فائدہ کے لیے گام و مہم چاہتا ہے
 دیکھنا کہ کبھی اپنے در اہل مسیح
 رویتِ ذوالمہجیب
 شکن کا گمان نہ

مژدہ قتل سے اوس غلام کا مال
 بھرا عیاش کو زارادی قتل کا مال
 کورم میں شیش جب برفق کا غلام
 بن گیا جس سے اوس گھنہ گلستان کا غلام
 صفا کیم کیلئے لقمہ میں کا
 سیکارے چاہتی تھی کا
 نام پر ترس دین پر
 ایسی شادی کو چاہی پیسہ کا مال
 نی

یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے

میں وہ ہوں گناہم جب فتر میں نام آیا
 سائے سرور میں تجھ میں درنا ہے مجھے
 ہو گیا طفلی ہی سے دین تر از تیر عشق
 اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیتا اگر فلک
 شوق رکھو اسلو بھی طر نہ نالہ عشق سے
 دل تو لگتی ہی لگے گا حوریاں جن سے
 گھر سے بھی واقف نہیں ہو سکا واسطے
 وصل میں گر نہ چھو کہ وہ بت ماہر جب

ان دونوں گرچہ وکن میں ہے جی قدر سخن
 کون جاووق پردہ کی گلیاں چھوڑ کر

بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور تنگستہ پر
 کیا ڈونڈ سے دشت گمشدگی میں بھی کہو
 اوس مرغ ناتوان پہ ہو حشرت جو رہ گیا
 ساقی بہ شراب ہو تجھ میں پڑی ہوئی
 خرواد کو سوچنے نامہ جو مرغ نامہ یہ

یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے

یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے

یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے

یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں اس شخص کو
جو میری زندگی بھر کے لیے میرا دوست رہا ہے
اس کی موت پر سوچتا ہوں۔

اے دلدار! میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے

اہم تر سنتے ہو سدا کل جھوض باسرد
 نوزوں ہوتا ہے وہ کہیں ہرگز ترش پروگم

روایت نون

بے یار روز میری شب غم کو کم نہیں دیتا ہوں دور چرخ کو نہ فرستے نشا ط اوس نے لے لے فتنہ زکا لہو کی سیج دم تریا ہو رو سے زرد پہ کیا شام لگھون سرست ہو جنس کی رگ سنگ ترا میں ہوتی مجھ کو سر پر شیا کی آفریں ساقی سے ہزار غلاطون ہیں ملک میں اوس مردوش کا گھر مجھے جنت ہے کھانا شواہد سرشک سو دھوتا ہو زخم دل پاتھون سے تیری پارہ پلاس خوں لے نوزوں کو کوشم غارت ہو رہی	جام شراب دیدہ پر غم سے کم نہیں ہر میکہ پاس جام وہاب ہم کو کم نہیں کچھ دست شاد چڑھ کر ہم سے کم نہیں اپنی فزاں سہا رک موسم کو کم نہیں دل کی تپش کچھ اب بھی شام کو کم نہیں درہم کی شکل صورت درہم کو کم نہیں جو غم ہی پر قالیا دم سے کم نہیں لیکن تیرا ہو تو جنم سے کم نہیں تیرا میری حق میں یہ مرہم سے کم نہیں مجھ کو تو ملوہ گل و شبنم سے کم نہیں سب سے بڑا یاد ہیں کوئی مسموم نہیں
--	---

اے دلدار! میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے

اے دلدار! میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے
 میں نے تجھے کتنی محبت کی ہے
 جس کی وجہ سے تجھے کتنی غم کی ہے

چو تیرا کلمہ میں کہ تیرا پانچونکا چو
 پھر تیرا ہی سہل ہوا وہاں کسین کو نہ
 صحبت صافی لاق ہوں کدیر تیرہ و
 اب یہی گریستے تھے فرصت نہیں ہزار
 طاس قلیان میں کھانا اور آتش چرہ کو
 دیکھنا آبی ڈوڑھے تھے چہ اوکھ وقت نہ
 میں نہ ہوں تفسیدہ دلک سچا کہ تیرا کو
 یوں رہا زندگی بھر تیرے مودیدار
 سنا یہ سہو میں تجھ میں ڈالنا ہو مجھے
 وعدہ کیا تھا اوسکے ارب بکلی و تر آئے
 خط کو ہم لکھنے جو پتھر آکر وہاں ہی ہٹا

اس طرح باور میں کچھ پاکہ میں بیان
 شیر سید حاتیر تارہ وقت رفتن بیان
 ترک سہ اوہ ہو جائے آہیں اب میں
 گو کہ میں ڈوڑھا کھڑا ہوں تارہ گردن بہین
 ڈوڑھ ہر دو کو تو لے ارب بہین اب میں
 برج آبی میں سہ سہ یا مہر وشن اب میں
 گر پڑو گزرو میری خاک مدفن اب میں
 جیسے سستی کا دم ہوتا ہوں اب میں
 آؤ وہاں میں کسب کر شاگشت تیرے
 ڈالنا ہوں سہل اوٹھو ٹھکر و عمر آہیں
 بے گنا خط لکھ کر لکھتے شفق میں اب میں

نزل

اس گلستان میں کیا گل عشرت بہین	یکے قابل ہو یہ پیر کی فرصت کی بہین
علم جب کا عشق اور جب کا عمل و شست بہین	وہ ملا طرح تو اپنی قابل صحبت بہین

۲۹
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں
 دوقون میں صوفیوں کی ہونے کی یادوں میں

باور میں کچھ پاکہ میں بیان
 شیر سید حاتیر تارہ وقت رفتن بیان
 ترک سہ اوہ ہو جائے آہیں اب میں
 گو کہ میں ڈوڑھا کھڑا ہوں تارہ گردن بہین
 ڈوڑھ ہر دو کو تو لے ارب بہین اب میں
 برج آبی میں سہ سہ یا مہر وشن اب میں
 گر پڑو گزرو میری خاک مدفن اب میں
 جیسے سستی کا دم ہوتا ہوں اب میں
 آؤ وہاں میں کسب کر شاگشت تیرے
 ڈالنا ہوں سہل اوٹھو ٹھکر و عمر آہیں
 بے گنا خط لکھ کر لکھتے شفق میں اب میں

کس مزے سے کتاب کی باتیں
 کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں
 کس مزے سے کتاب کی باتیں
 کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں
 کس مزے سے کتاب کی باتیں
 کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں
 کس مزے سے کتاب کی باتیں
 کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں

نتام

سنتے ہیں و سکھتے ہیں
 دیکھتے ہیں و سنتے ہیں

نور کی روشنی میں آؤ و
 ہم سے ہون مبر و تاب کی باتیں

آئینہ خیال مگر کو توڑ دوں
 پر کیا نہ غیر سے مبتلا کر توڑ دوں
 گر چاک پر چہرے تو میں سا کر توڑ دوں
 پاؤں نہ تو ہمت سپر کو توڑ دوں
 یان تک جھکاؤں شمع غریب کو توڑ دوں
 باہم مل کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں
 کشتی خدا پر چہرہ دوں لنگر کو توڑ دوں
 کشتی و دشت و پای و شاد کو توڑ دوں
 مین و دہلا ہوں شیشے کو توڑ دوں

چہرہ اس مزہ کو یاد کرے تول توڑ دوں
 نشتر چہرہ کو مین سر نشتر کو توڑ دوں

تیرا دل سے میری کوئی بات
 نہیں سنا کر کوئی بات
 تیرا دل سے میری کوئی بات
 نہیں سنا کر کوئی بات
 تیرا دل سے میری کوئی بات
 نہیں سنا کر کوئی بات
 تیرا دل سے میری کوئی بات
 نہیں سنا کر کوئی بات

چوڑاں چوڑاں

میں نے کہا تو زبان وادب کا
 سب کو ان کے لئے ہے
 وہ جتنا ہے اس کے لئے
 بیکار دن عام ہے تو زبان وادب کا

نتام

غنایاں غنایاں
 غنایاں غنایاں
 غنایاں غنایاں
 غنایاں غنایاں
 غنایاں غنایاں
 غنایاں غنایاں
 غنایاں غنایاں
 غنایاں غنایاں

نتام

غنایاں

نہا نام
 اگر از زمین چشم بین کیا است این
 گمانی نظر بین خطا است این
 و گمانی از ناول کا کہ ہوی غلط است
 اگر کہینہ رستگاری کیا است اس میں

نہا نام
 مثال آپ کے گری فتان کچھ ہیں
 کو چکا چوروں ہم سے لکھنویان نہیں
 ہمارا ہی ہے کہ زبان میں نہیں
 یا چپ اورا ہے کہ کیا زبان میں نہیں

نہا نام
 خط چڑھ کر اور بھی وہ ہوا پیچ و تاب میں
 یاں لب پر لاکھ لاکھ سخن انظر میں
 بے بادہ عمر کی میں ہوا و ہوی جون چیز
 کی تو تہ بے وقوف نے ناحی شباب میں

نہا نام
 کیون اردو زبان بھین غور کہ راست میں ہی
 پیشین کا نصیب کیں رہا ہے میں
 استہارہ میں وہ بھینے کہ انام او بھینا
 لکھن کا قند چون وزن بڑا ہا میں

نہا نام
 ایک دل لیلوں کچھ درتق قاتل کندون
 چار کڑو کروں دیکے کہ نہیں ہو سکتا
 جان میں لڑائی میں کھنڈ میں
 کچھ دون سج کو کھنڈوں کھنڈوں تل کوٹا

نہا نام
 اسیران و غم میں ہوا میں
 اور او سپر اب کاس تیار نہیں
 جو ناگہان در دوجہ سے مجھ کو نہیں
 کہ نام میں اور اسد راضی طالب میں

نہا نام
 لکے ہم ہر تر واد کی مرگان دل میں
 گھوڑی کر بیٹھا ہمارو غم جہان دل میں
 اتھرتن پر نہیں چھین پکان دل میں
 اہم کو ہا تھا کوئی من کا ہوا میں

نہا نام
 نیک کھاس ہون نہ فرقت میں
 میں کچھ نہیں کہیں رستہ میں
 میں ناگہان سے چھوڑ دیا ہوں
 میں ناگہان سے چھوڑ دیا ہوں

نہا نام
 کس وقت بلکے ہم غم کو اور کس وقت
 تیج کتنے ہیں سر پہ لکھ لکھ لکھ
 سوال ایسا نشان ہے اب کو کتنے

نہا نام
 نیک کھاس ہون نہ فرقت میں
 میں کچھ نہیں کہیں رستہ میں
 میں ناگہان سے چھوڑ دیا ہوں
 میں ناگہان سے چھوڑ دیا ہوں

دہنار و سرسری کھڑا تین کی گھین
 کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین
 مردمان و سرسری کھڑا تین کی گھین
 کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین
 سید و دل پو سرسری کھڑا تین کی گھین
 کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین
 صوفی ہو کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین
 کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین
 مرگے پر بھی تعاضل ہی رہا اینین
 کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین
 میں ہو کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین
 کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین
 کہتی ہے ماہی بریان کہ دیران قضا
 کہ بھینچ کچھ سیف بان ہین کی گھین

[illegible]

ہو وہی جنبشِ لہجہ و جرات پس قبل
 اعم و ہین گرم و رور و دفا جرن خود
 خال سر کا سین چاہیے نہ بایش کو
 یہ تو یوں مضطرب و غمخیز ہین لاکھوں
 ٹپکا کر گان کے لہو ہو کے جگر آخر کو
 غلط تو ام سو گلو گور پہ تاریخ و فاست
 کو ان غلطیدہ تھا خاکِ سر کو پر تیری
 جسکی آواز سے ہوں دستِ بزمِ گلِ طبری
 اک حلاوت ہے عداوت میں بھی امنِ ظلم
 دیکھا آخر کو تہ چھوڑ کی طرح پھوٹا ہو
 ٹپکے ہو جاے عرقِ ہرن تو سیکان
 ہمسفر ہو نہ سکا کوئی بھی اپنا نیکان
 ہم وہ ہین رنہ کہ اس عالم پر یمن بھی
 شگدل تین دن کے رہیں گے جہاں یمن
 تو ہنسی سے نہ کہہ تو یمن ہم بھی ہم

کس لب تیغ کو روئے کاسے پرچا ہوا
سایہ ناک بھاگ گیا چہرے کے تنہا ہم کو
اختر سوختہ ہے اپنا ہی زیبا ہم کو
دل کا رہنا نظر آتا مین اصلہ ہم کو
ایک دستے اسی چپکے کاوڑتا ہم کو
کہ رہے وصل کی تا مرگ تنہا ہم کو
خواب شب بستر محسوس ہے آیا ہم کو
وہ محبت نے دیا سلسلہ پا ہم کو
کہ اگر نہ سہر بھی دیتا ہے تو میٹھا ہم کو
ہم ہمیں بیٹھے تھو کیوں اپنے چہرے ہوا
یہ بدن کس نے کیا تیر خفا کا ہم کو
جیادہ پہنچانے گیا تالبر دریا ہم کو
آتش مینا نے سے جون پُرس مینا ہوا
جو سو مہین تری آنکھ جو دھڑکا ہم کو
باد ہی پڑا لے گا بس رشتہ ہمارا ہم کو

وہی ہیں آپا بدلتے سے خطاطی کا

۵۱
بیان مزید

[illegible][illegible]

کون بخت میں بخت و مال جاوے کہ بخت
 کون بخت میں بخت و مال جاوے کہ بخت
 کون بخت میں بخت و مال جاوے کہ بخت
 کون بخت میں بخت و مال جاوے کہ بخت
 کون بخت میں بخت و مال جاوے کہ بخت
 کون بخت میں بخت و مال جاوے کہ بخت
 کون بخت میں بخت و مال جاوے کہ بخت
 کون بخت میں بخت و مال جاوے کہ بخت

جو سوتی جگر کو باعث خونخوار گمانی پھر
 مر جائیگا جو تیرا گرفتار دم زلفت
 تیرے تنگنا سے دہر سنین منزل فرام

آوارگی سے کوئے محبت کے ہاتھ اڑھٹا
 اسے **خووق** یہ اوجھاد سکے گا کھکیر تو

موت ہی اس کو کچھ علاج در وقت ہو تو ہو
 ہو تو ہو آبا کو نہ کہ یہ مٹا اب آبا دول
 کوئی ہیں شہر قیامت جس کو وہ اچھے پیر
 گر پڑے آگ میں پرانہ سا گرم صفیعت
 آدھی سی کیا ہو لیکن محبت ہو تو ہو
 مردانہ و سیر کیان ہر دماغ حسرت ہو تو ہو
 پست است یہ ہوا اور پست قامت ہو تو ہو
 آگے کتو تو بن میں کچھ رسم کتابت ہو تو ہو

آج اک پرکھی ہوتی تھی مسکے سے بھین رہی
خووق یہ تیری ہی دستار فضیلت ہو تو ہو

تنائین ہو کہ اندا دول کو تپش حاصل ہو کہ مژد قلم ہو
 یہی حق ہو قائل اگر حق کو لائے یہ بسمل ترسے پاؤں پر جان بخت ہو

پادہ بین ہو
 پادہ بین ہو
 پادہ بین ہو
 پادہ بین ہو
 پادہ بین ہو
 پادہ بین ہو
 پادہ بین ہو
 پادہ بین ہو

چھٹا پنہون کا آواز صیغہ بین ملبک
 وادی خان رون ہو
 اگر نہ سید سے بچا یا اٹھان تو خوشی
 مٹ کر تپ سے پر حازن
 مگر تپ و داغ دل کو کھانوں اوج قیامت کا
 مخدوم بین خان ہو
 یہ کہ تپ و داغ دل کو کھانوں اوج قیامت کا
 مخدوم بین خان ہو
 یہ کہ تپ و داغ دل کو کھانوں اوج قیامت کا
 مخدوم بین خان ہو

جن تھیں خانہ سب کی جگہ
 در بین بخت و مال جاوے کہ بخت
 در بین بخت و مال جاوے کہ بخت
 در بین بخت و مال جاوے کہ بخت
 در بین بخت و مال جاوے کہ بخت
 در بین بخت و مال جاوے کہ بخت
 در بین بخت و مال جاوے کہ بخت
 در بین بخت و مال جاوے کہ بخت

منزل دیگر

کھنکھاتا کہ کچھ نہ بولتا
 دھندلے سے چہرہ پر لکھتا
 بے پرواہی سے ہاتھ دھو کر
 بے پرواہی سے کھانا کھاتا
 بے پرواہی سے سونا کھاتا
 بے پرواہی سے لکڑی کھاتا

ان دنوں کو ایسے وقتوں کے اچھا ہی
 میں نے کچھ نہ بولتا
 اس جہان کی باتوں کو
 میں نے کچھ نہ بولتا
 ان دنوں کو ایسے وقتوں کے اچھا ہی
 میں نے کچھ نہ بولتا

اسے قاتل حلق پریدہ سے اک شعلہ بول جو سرکش ہو	
تو روشن مطلق سب سے اپنے دیکھ توڑ آتش ہو	
ہو تر اسیر و صبح ہجران مجھ سے روئے غمت ہو	
وہ کچھ نہ بولتا کہ نور بھی نہ پاں زبرد و آتش ہو	
ابریز شرا بہ ناز و کھا تو سانس چہم کا فر کو	
تا زہ پاک لڑت ہو مامون دلکش سے کش ہو	
تو وہ وہ زمزمہ دل پر میرے کرتے ہو دکھلانے کو	
پر پریش نی ناز سے اپنے دل میں کرتے عشق ہو	
دل نخل میں قد کے جون زگر با حبیب کرشمہ کا فر سے	
اب آرزو نہیں ارب سے کیونکہ نہ بڑی رشتا کش ہو	
لبیک و از ان اوقوس جس یا غنہ غافل نالہ سے	
دل کھینچنے میں ان کوئی ہو پر ایک نواسے دلکش ہو	
میں تیرے آگے آرایش و شمع جان ہر عاشق کی	
محراب ملاقات ان بنام سے دستہ ز کس ترکش ہو	
اندکھان میں پانچم حق نے بنایا اس خاطر	
تا ہر پنجم صرٹ پناہ کی رات پکیش ہو	

دن کا جیسے ایسا رات کہ مر کاٹے کو
 جیسے ایسا رات کہ مر کاٹے کو
 جیسے ایسا رات کہ مر کاٹے کو
 جیسے ایسا رات کہ مر کاٹے کو
 جیسے ایسا رات کہ مر کاٹے کو
 جیسے ایسا رات کہ مر کاٹے کو

تمام
 تمام
 تمام
 تمام
 تمام
 تمام

کدوس کے پانی میں سے بھی کھانسی پڑے گا
 دھنیا پانی مردانہ پانی دامن گر و نیا
 دمنہ ہر روز سے پیو اگر کو نیا
 کدوس کے پانی میں سے بھی کھانسی پڑے گا

تلا

فردکس طرح جوس لڑاس پیو گیان کو
لکھا پھروا شے میں کن کی ایک کمر سے میکان کر
اکالون کسلر سینے سے اپنے ترخانان کو
نیچیکان دل کہ چھر روت ہے ندوں پر جو بویں
ناتام

میرزا ابوالحسن بن علی
بن میرزا ابوالحسن بن علی
بن میرزا ابوالحسن بن علی



دیکھا وہ سب سے بڑا
جس پر وہی خوف و
مطلب

مطلب

مطهر

مہمان بھی مگر دورانِ بیرونِ عنتا ہے
کلمہ

10



ישראל

کوسوں کیاستگی زمانے کو
مقصد کیے کا تھا چرے اوٹے
تو مکدر بنو تو عشق میں اس

11

میان نشاء غوی و اس شریک یا سقوت کو
زیادہ ہو چکی ہے مین فریب نفس انارہ
کنند نام و شہرت کجیج لاق و عدتم بھی

گدین پرانم لکھنؤ دان سکا کر سے باہر ہو
 ملایو سے زیر پا کر خار مغڑگان حسد میں
 کھنوں سید کا جس پر رحم کو خون کبوتر ہو
 روانی تیغ کی پاسبانہ زنجیر جو ہر ہو
 قباہر سنا کر کون لکھنے کو دیا سنا ہو

کہ نہیں چاہے سزاؤ ٹھانے کو
چوم کر اس کے آستانے کو
ایک آذھی بین خاک اور رانے کو

عجب کیا سچو جس طرح گردن شہم سوزان کو
یہ بالونکی سفید و سیمرغ اس را در نہنم کرد
پست کر مثل طوق فاختہ عشاق کی گردن

شکباری مری غمگانی زور او کیچیدین	اکتے پانی مین مین نوار او بھدا وکھین
مطلع	مطلع
مناہی نمک تم مرے زخم ہیز کھاؤ	پلاوان کو تھاو گے نہ ہاتھوں سے گراؤ
مطلع	مطلع
زبے بیمار کر گریے جانے کی تمنا ہر	افلاک پر سیکھتے نہتے نہتے سداوی گویا
مطلع	مطلع
چرخ مندی سحر کی منادہ دلا تہ او سکر	گرسے عود کو عرق تو بیلے او سکر
مطلع	مطلع
مہر کر خباک زلف کی تو مجبور ہاں ہاں رنگو	کسادہ ماحینا کھپانے شائع سید مجنون کو
مطلع	مطلع
عبث تم اپنا کاوٹ سے منہ نہتے ہو	دلپ پہ آتی ہنسی دیکھو مسکراتے ہر
روین نامی ہوز	
مرنے میں تیرے پیا مستحکم اور زیادہ	تر لطف میں کر رہا ستم اور زیادہ
روین کیونکہ ترہ وافع الم اور زیادہ	میت میں بھی دل سکوم اور زیادہ
ساتھ اپنے ساتھ اپنوج الم اور زیادہ	کر تھی لبند آہ علم اور زیادہ

دل میں آئینہ کے چہرہ غار سے
 شمعِ فطرت دیدار سے
 پوچھو کہ کیا کہیں طوار سے
 کھائے دانے میں خوار سے
 کہیں دل میں آتش غار سے
 ہاتھ

١٠٠

۱- استخر قفقاز
 ۲- بزرگوار
 ۳- بزرگوار
 ۴- بزرگوار
 ۵- بزرگوار
 ۶- بزرگوار
 ۷- بزرگوار
 ۸- بزرگوار
 ۹- بزرگوار
 ۱۰- بزرگوار
 ۱۱- بزرگوار
 ۱۲- بزرگوار
 ۱۳- بزرگوار
 ۱۴- بزرگوار
 ۱۵- بزرگوار
 ۱۶- بزرگوار
 ۱۷- بزرگوار
 ۱۸- بزرگوار
 ۱۹- بزرگوار
 ۲۰- بزرگوار
 ۲۱- بزرگوار
 ۲۲- بزرگوار
 ۲۳- بزرگوار
 ۲۴- بزرگوار
 ۲۵- بزرگوار
 ۲۶- بزرگوار
 ۲۷- بزرگوار
 ۲۸- بزرگوار
 ۲۹- بزرگوار
 ۳۰- بزرگوار
 ۳۱- بزرگوار
 ۳۲- بزرگوار
 ۳۳- بزرگوار
 ۳۴- بزرگوار
 ۳۵- بزرگوار
 ۳۶- بزرگوار
 ۳۷- بزرگوار
 ۳۸- بزرگوار
 ۳۹- بزرگوار
 ۴۰- بزرگوار
 ۴۱- بزرگوار
 ۴۲- بزرگوار
 ۴۳- بزرگوار
 ۴۴- بزرگوار
 ۴۵- بزرگوار
 ۴۶- بزرگوار
 ۴۷- بزرگوار
 ۴۸- بزرگوار
 ۴۹- بزرگوار
 ۵۰- بزرگوار
 ۵۱- بزرگوار
 ۵۲- بزرگوار
 ۵۳- بزرگوار
 ۵۴- بزرگوار
 ۵۵- بزرگوار
 ۵۶- بزرگوار
 ۵۷- بزرگوار
 ۵۸- بزرگوار
 ۵۹- بزرگوار
 ۶۰- بزرگوار
 ۶۱- بزرگوار
 ۶۲- بزرگوار
 ۶۳- بزرگوار
 ۶۴- بزرگوار
 ۶۵- بزرگوار
 ۶۶- بزرگوار
 ۶۷- بزرگوار
 ۶۸- بزرگوار
 ۶۹- بزرگوار
 ۷۰- بزرگوار
 ۷۱- بزرگوار
 ۷۲- بزرگوار
 ۷۳- بزرگوار
 ۷۴- بزرگوار
 ۷۵- بزرگوار
 ۷۶- بزرگوار
 ۷۷- بزرگوار
 ۷۸- بزرگوار
 ۷۹- بزرگوار
 ۸۰- بزرگوار
 ۸۱- بزرگوار
 ۸۲- بزرگوار
 ۸۳- بزرگوار
 ۸۴- بزرگوار
 ۸۵- بزرگوار
 ۸۶- بزرگوار
 ۸۷- بزرگوار
 ۸۸- بزرگوار
 ۸۹- بزرگوار
 ۹۰- بزرگوار
 ۹۱- بزرگوار
 ۹۲- بزرگوار
 ۹۳- بزرگوار
 ۹۴- بزرگوار
 ۹۵- بزرگوار
 ۹۶- بزرگوار
 ۹۷- بزرگوار
 ۹۸- بزرگوار
 ۹۹- بزرگوار
 ۱۰۰- بزرگوار

ہر اک گردش میں براندازانہ رفتہ رفتہ
 ستم کو کم کر مچھ جھکا کو تم دنا کے
 سبائی میں ہا سی وہ اگر اپنا بھلا کے
 نچھ لے سنگدل رہ جان بتا کے
 وہ ہے خاکسار زکوہ پنا خاک کے
 تھے کشتے جو برین اب ہم سو یکہ یکہ پر
 نہیں صبح کاشن میں گرہ ہر دم صحت
 روان ہوا اس رہستان سے کلاویں
 مذہب و خست نظر کو میری نہ کیوں عقل
 حساب اسلہ نہ چھو مجھے سیر کو ل کو فریجا
 اگر دل کو نکلا اپسیر کر پچان نہ ہو کر
 کہ سے آہ ساسیری جو سیر عالم بالا
 ہنسی ہے زخم دل تدبیر پر جان کی کدو
 محبت سے دوا کر ہم دوا جس حلقہ کی
 عداوت ہے بکرا نہ بلکہ نصیب بن کا

فلک کو کم کر کافر کی چشم سر سے سا کے
 در آسیر میں نہ کے وہ دین سے خدا کے
 برا کے برا کے برا کے برا کے
 پرین نہ پر میری اپنی ہم کے تو کیا کے
 ہم اپنی ملک ساری خون میں کیا کے
 مگر شور و فضا کو تری آواز پا کے
 تریا ہر دم تجھ میں موم جانکا کے
 چھٹے کو سب اپنے کی آواز درا کے
 اسی بھی آپ کیا میری ہی بخت مارا کے
 حساب دوستانہ دل اگر وہ دریا کے
 کہ عاشق نے پہل میں ہی کو دل کی جان کے
 فلک کو بھی میری ہیں اک اک لہر ساز پا کے
 ہنسنے ناکے دیکھے خندہ و دنا کے
 دل شکستہ سیر اپنے من میں کیا کے
 کر نیکی لیکے خط کیا مدے سے مدعا کے

ہر اک گردش میں براندازانہ رفتہ رفتہ
 ستم کو کم کر مچھ جھکا کو تم دنا کے
 سبائی میں ہا سی وہ اگر اپنا بھلا کے
 نچھ لے سنگدل رہ جان بتا کے
 وہ ہے خاکسار زکوہ پنا خاک کے
 تھے کشتے جو برین اب ہم سو یکہ یکہ پر
 نہیں صبح کاشن میں گرہ ہر دم صحت
 روان ہوا اس رہستان سے کلاویں
 مذہب و خست نظر کو میری نہ کیوں عقل
 حساب اسلہ نہ چھو مجھے سیر کو ل کو فریجا
 اگر دل کو نکلا اپسیر کر پچان نہ ہو کر
 کہ سے آہ ساسیری جو سیر عالم بالا
 ہنسی ہے زخم دل تدبیر پر جان کی کدو
 محبت سے دوا کر ہم دوا جس حلقہ کی
 عداوت ہے بکرا نہ بلکہ نصیب بن کا

ہر اک گردش میں
 ستم کو کم کر

ہر اک گردش میں براندازانہ رفتہ رفتہ
 ستم کو کم کر مچھ جھکا کو تم دنا کے
 سبائی میں ہا سی وہ اگر اپنا بھلا کے
 نچھ لے سنگدل رہ جان بتا کے
 وہ ہے خاکسار زکوہ پنا خاک کے
 تھے کشتے جو برین اب ہم سو یکہ یکہ پر
 نہیں صبح کاشن میں گرہ ہر دم صحت
 روان ہوا اس رہستان سے کلاویں
 مذہب و خست نظر کو میری نہ کیوں عقل
 حساب اسلہ نہ چھو مجھے سیر کو ل کو فریجا
 اگر دل کو نکلا اپسیر کر پچان نہ ہو کر
 کہ سے آہ ساسیری جو سیر عالم بالا
 ہنسی ہے زخم دل تدبیر پر جان کی کدو
 محبت سے دوا کر ہم دوا جس حلقہ کی
 عداوت ہے بکرا نہ بلکہ نصیب بن کا

[illegible]

کہو کہ نورز انیازتا بہ بادوس
 دور ساغ و کوسانی گردن کیساں ہے
 شکستہ دل کا ہنر کے پڑے
 گلیاں سنڈن شکستہ حال ہے
 کہ یہ اس قدر اپنے پیچے بن مال
 کہ اس بران محبت کی بلا ہے
 انسان وطن گلوں کی لال ہے
 یہ ہر قدر کے خدا ہے

سلاخ جالہ
دشہ بن اعصاب سے
خفہ مشوہ بنون کی شرمی اشکال
بزرگ مشر سے کی دن و بچنے کو پاپین
سے سوان
سکری

ہرگز نہیں ہوں میں
 میں وہ خون ہوں کہ خون کی ہر باب ہے
 چلو کہ کچھ لڑنا تھا اب
 جو کسے دانت ہو ہرین دور کے پھر ہوں ہرگز
 نہ ہوئی نہیں مگر جون حق سب سے اب
 نہ ہوتا ہی نہیں دنیا ہوں دلا سے کیا جا
 نہ کہتا ہی نہیں اور دل میں اب
 نہ کہتا ہی نہیں اور دل میں اب
 میں نہ ہو جاؤم فرج ہو اب
 کہہ رہا ہوں کہ کچھ سچی ہرگز ہرگز
 وہ وہ ہوں کہ کچھ سچی ہرگز ہرگز
 ہرگز اس سے نہ لڑا کہ کچھ سچی ہرگز
 ہرگز

کہیں کہ آئے شب بھرجان میں کینکھاب مجھے
 ہو گیا جودہ انجھ سے مری گھوٹنیں نہک
 انجھ دل ناتمام
 تم آگ لپٹے آئے تھے کیا اے کیا چلو
 رچنے دے کچھ صبح کا بھی نانتا چلے
 ماتہ آفتاب وہ بے نقش و پا چلے
 آئے تھے سر پہ خاک اور آنے اور اچلے
 ہم مجھے ساتھ ساتھ چلیں وہ جد چلے
 ترک ترک کے سیرے حلق پنجہ تر چلے
 دیکھا جہان سے صاف ہی اہل صفا چلے
 پاٹن ہی رہن میں رہن بنیں کیا چلے
 پھر کے تیرے گھر کھڑے دیکھتا چلے
 اے دھوک ہے غضب نگہ بار کھنڈ
 وہ کیا بیچے کہ جیسے یہ تیرے غضب چلے
 لگتا ہوں کہ کھینچ کھینچ کر مہر تارو اسکا
 خمر لون حبیب کی یاقین رہوں شیارہ
 نہ دامن چارہ سر چھوڑی نہ چھوڑو خار دامن
 جنوں و چھوڑی نہ حن جیسے آرد خار دامن

ہستی منہ دم عرش کی باد گلستان میں چہین لگانی ہوا
 دس چوٹی کی کین دل کو مدت سے سلگ گئی ہوا
 اسے سو زخم فراق کی دیر لگانی ہوا
 بالین پر کی میر ساسی نظر غمش سے
 لدا تو لکین حضرت کی دیر لگانی ہوا
 ادس ساسی غم کا اگر بیتا ہے کور
 اسے دل پر عورت کی دیر لگانی ہوا
 کن ہی لکین کی دیر لگانی ہوا

<p> گشتہ ہون میں کس چشم سیرت کا یارب کھلتا بیند دل بندھی رہتا ہی ہمیشہ ناموں کے افسرے مر و بھر ڈرا سا کتنا ہے </p>	<p> چمکے ہو جوتی سر عزت کو شجر سے کیا جاؤ کہ آجاسے ہو تو اس میں کہ ہر سے کیوں ریم سدائے نہ اس کے جگر سے </p>
<p style="text-align: center;"> ای ذوق کسی مہم دیر نہ کا ملنا بہرے ملاقات سبیا و خضر سے </p>	
<p> کچھ ڈور سا اور وہ تیر میں گھر کرے تیر اوس نگہ کا گرد مضطرب میں گھر کرے چلی سیاہ دیکھو اوس چشم مست کی دیون سیر دلیں جیتی ہے دنگائی دکواتیا بلبل کا آستیانہ ہر گلشن میں کیا عجب دکھلاؤ مجوش گریا اگر میر چشم تر گہنڈ میں گد باد کے مینون نے گھر کیا آنکھ اپنی اوسکے لب پہ عجب گھر کر گئی قاتل شکر کو شستانی سے دھوکہ میں </p>	<p> انسان وہ کیا نہ جودل و لب میں گھر کرے ناسور عشق زخم کے بھر گھر میں گھر کرے بھڑا عجب سپہ یون کی عین میں گھر کرے سیر کی جون کنی کوئی گدھر میں گھر کرے اوس ترچ پودل جوڑیوں میں گھر کرے مردم کے خرق سیکڑوں میں بھر میں گھر کرے سرگشتہ ایسا کون کہ چکر میں گھر کرے جرن سنگبوت برگ گل ترین گھر کرے جرن ہر چہ نہ یہ تری نغمہ میں گھر کرے </p>

تمام
 اہل و اقارب کی خدمت میں عرض ہے کہ
 اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں
 میری مدد فرمائیے

ہستی منہ دم عرش کی باد گلستان میں چہین لگانی ہوا
 دس چوٹی کی کین دل کو مدت سے سلگ گئی ہوا
 اسے سو زخم فراق کی دیر لگانی ہوا
 بالین پر کی میر ساسی نظر غمش سے
 لدا تو لکین حضرت کی دیر لگانی ہوا
 ادس ساسی غم کا اگر بیتا ہے کور
 اسے دل پر عورت کی دیر لگانی ہوا
 کن ہی لکین کی دیر لگانی ہوا

گشتہ ہون میں کس چشم سیرت کا یارب
 کھلتا بیند دل بندھی رہتا ہی ہمیشہ
 ناموں کے افسرے مر و بھر ڈرا سا کتنا ہے
 چمکے ہو جوتی سر عزت کو شجر سے
 کیا جاؤ کہ آجاسے ہو تو اس میں کہ ہر سے
 کیوں ریم سدائے نہ اس کے جگر سے

ای ذوق کسی مہم دیر نہ کا ملنا
بہرے ملاقات سبیا و خضر سے

کچھ ڈور سا اور وہ تیر میں گھر کرے
 تیر اوس نگہ کا گرد مضطرب میں گھر کرے
 چلی سیاہ دیکھو اوس چشم مست کی
 دیون سیر دلیں جیتی ہے دنگائی دکواتیا
 بلبل کا آستیانہ ہر گلشن میں کیا عجب
 دکھلاؤ مجوش گریا اگر میر چشم تر
 گہنڈ میں گد باد کے مینون نے گھر کیا
 آنکھ اپنی اوسکے لب پہ عجب گھر کر گئی
 قاتل شکر کو شستانی سے دھوکہ میں

انسان وہ کیا نہ جودل و لب میں گھر کرے
 ناسور عشق زخم کے بھر گھر میں گھر کرے
 بھڑا عجب سپہ یون کی عین میں گھر کرے
 سیر کی جون کنی کوئی گدھر میں گھر کرے
 اوس ترچ پودل جوڑیوں میں گھر کرے
 مردم کے خرق سیکڑوں میں بھر میں گھر کرے
 سرگشتہ ایسا کون کہ چکر میں گھر کرے
 جرن سنگبوت برگ گل ترین گھر کرے
 جرن ہر چہ نہ یہ تری نغمہ میں گھر کرے

تمام
 اہل و اقارب کی خدمت میں عرض ہے کہ
 اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں
 میری مدد فرمائیے

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے زینہ شاد و غم ہاں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سرور کا وہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہو زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ رنج ہی دل میں نہیں کا غم

گستاہوں دل سے کون بڑا بدعاش ہے
 تو آپ ہی جہ پست بت و بت لاش ہے
 سینے میں میرے نائن غم کی خوشی ہے
 اور حاق تھو کون ہی سر عاش کی لاش ہے
 ہو جا مارا دل جو کجا ہو نہیں فاش ہے
 گویا کہ دشت چشم منو گر میں ناش ہے
 شاہناش جسکو کہتے ہیں ہفت دہاش ہے
 تیرا رخص عشق جو صاحب فراش ہے
 اوس کج ادا نے اور نکالی تراش ہے
 روز راز اس سے اسکی یہی بود باش ہے

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے زینہ شاد و غم ہاں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سرور کا وہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہو زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ رنج ہی دل میں نہیں کا غم

لے دووق جانتا ہے وہ ہر دو میرا درد
 دل جگا پارہ پارہ جگا پارہ پاش پاش ہے

رکھے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی
 پر کیا کریں کہ مہر ہے منہ پر لگی ہوئی
 ہے تو اسکو چاٹے تگر لگی ہوئی

ہر تیری کان زلف میں لگی ہوئی
 پیچھے جھڑے ہوئے میں غم کی طرح ہوئی
 چاڑ بغیر خون کوئی ہستی تو تیری تیغ ہوئی

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے زینہ شاد و غم ہاں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سرور کا وہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہو زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ رنج ہی دل میں نہیں کا غم

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے زینہ شاد و غم ہاں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سرور کا وہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہو زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ رنج ہی دل میں نہیں کا غم

خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے
 خوش نصیب کی خوش نصیبی سے

ابرو باران کی نہ کیوں لطف اٹھا میں نے
 ہونک پاس جو ہنس ہنس کے وہ لعل کین
 کچھ جتا جو محبت تو کے ہے کہ کچھ
 نوائے چاشنی عشق کا کامل ہر تو دین
 بہین جذبہ مزی کوئی مزا دنیا میں
 خنجر ناز سے کیا چاٹ لگا دی دل کو
 بے مزا ہی کو کرین لاکھ تری علم و رسم

پھر صبا زخیم کا گھر سب اکی سو ووق
 دل زخمی کو ترے بادہ عشرت کے مزے

اول ہی سے بستر کو ہے محبت نکلا
 کب وہ گزرتی ہیں سر لان دگرات سے
 چل سیکھ سے میں سچ اسیر کو مہ صیا
 نالوں نے دی چڑھا جوتہ لڑہ مہر گو
 پھینکے جو ایک جنبش مرنگان میں پری
 ہے جو ہر کمال پہنگا اگر فقیہ

لیتا تھا کام منہ کا شکرمین بہان سے
 جنگی کہ آشنا ہوں زبان لام دکات سے
 سہیدین تنگ بیٹھا ہے کیوں اتھا کا
 کھولی نہ آنکھ ابرو سے کے لہان سے
 اس سچے ناتوان کو پری کوہ قات سے
 ہے تیغ تیز تنگ ہے اوکو غلات سے

کہ اوڑا تو بہن گنگا رہی موت کے مزے
 لے رہا ہوں دل مجروح جراحت کے مزے
 دیکھ تو کیے چکچاتا ہوں محبت کے مزے
 شادی وصل کی لذت غم فرت کو ہے
 پر مزے دار بنا تیرے ہین غفلت کو ہے
 چاہتا ہوں تھوڑے یسکی جراحت کو ہے
 بھر لئے کی بہین پہلی وہ غناہ کو ہے
 کہ اوڑا تو بہن گنگا رہی موت کے مزے
 لے رہا ہوں دل مجروح جراحت کے مزے
 دیکھ تو کیے چکچاتا ہوں محبت کے مزے
 شادی وصل کی لذت غم فرت کو ہے
 پر مزے دار بنا تیرے ہین غفلت کو ہے
 چاہتا ہوں تھوڑے یسکی جراحت کو ہے
 بھر لئے کی بہین پہلی وہ غناہ کو ہے

۵۱
 دیوان ذوق

کہ اوڑا تو بہن گنگا رہی موت کے مزے
 لے رہا ہوں دل مجروح جراحت کے مزے
 دیکھ تو کیے چکچاتا ہوں محبت کے مزے
 شادی وصل کی لذت غم فرت کو ہے
 پر مزے دار بنا تیرے ہین غفلت کو ہے
 چاہتا ہوں تھوڑے یسکی جراحت کو ہے
 بھر لئے کی بہین پہلی وہ غناہ کو ہے

دینا میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے

میری شرح پیش دل کی کتابت والے
 دل بیا رکے ہیں وہی عیادت والے
 تیرے انداز قاتل نہیں غفلت والے

نار ہے گل کو نزاکت چمن میں فوق
 اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

کیا عمرہ قرار ہے بیداد غضب ہے
 جو ہے ستم و کینہ و بیداد غضب ہے
 ناز آفت و چشم ستم ایسا د غضب ہے
 بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے
 نکلے ہے سدا کرہ سے ہم آتش و ہم آہ
 خاکستر پر دانہ پر روتی ہے بکاشت
 ہم چاہتی ہی تلوگر سے بسکی نظر سے
 کیوں نچو پرتیاں ہونہ تو سے ہی شگفتہ
 اوس بت کا بچھ مشن خدا داد اسکو
 ہوتا ہے پند ایک ہی آواز میں آخر
 جانا نکا سے بھی یہ فریاد غضب ہے
 ستر بقدم و ستم ایسا د غضب ہے
 شاگرد بھی ہے تھر جواد سدا د غضب ہے
 فریاد نہ کر دیکھ یہ صیاد غضب ہے
 کیا سوز نگہ از دل فریاد غضب ہے
 ہو خاک جاگ سوختہ یہ باد غضب ہے
 پہلے ہی سی اس چاہ کی اوقا غضب ہے
 اس مانع میں ہونا دل سدا د غضب ہے
 یہ ٹھپہ خدا کا دل ناستا غضب ہے
 کیا سوختہ جانوں کی بھی فریاد غضب ہے

چھوڑ دیتے ہیں علم جو بن قلم آتش باز
 کبھی افسوس ہوتا کبھی رونما آتا
 تو مرے حال سے غافل ہو پر غفلت کتین

کیا عمرہ قرار ہے بیداد غضب ہے
 جو ہے ستم و کینہ و بیداد غضب ہے
 ناز آفت و چشم ستم ایسا د غضب ہے
 بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے
 نکلے ہے سدا کرہ سے ہم آتش و ہم آہ
 خاکستر پر دانہ پر روتی ہے بکاشت
 ہم چاہتی ہی تلوگر سے بسکی نظر سے
 کیوں نچو پرتیاں ہونہ تو سے ہی شگفتہ
 اوس بت کا بچھ مشن خدا داد اسکو
 ہوتا ہے پند ایک ہی آواز میں آخر

دینا میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے
 اس میں گریباڑی اولاد غنیمت ہے

میری شرح پیش دل کی کتابت والے
 دل بیا رکے ہیں وہی عیادت والے
 تیرے انداز قاتل نہیں غفلت والے

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

نام تمام
 غلک و تیر صاحب کے چنگ سے تمام بزم آباد
 گریبہ جی شہر سے تیری اپنا کام میں بسا
 ہمیشہ دو ہوش و تیر تو ہم تو اس کی کیفیت
 کہ مہر واد سے درخت پانجام پناہ بسا
 چلا پیو سے اڑھو کجک وہ آزارم بیان دول
 آراوہ گرا کر اسے ناخن عطا کیا جاں بسا
 قیام جاو کر گناہین کس راہم چلا بسا

<p> منقول چشم کو یو میں لہ وارو سے کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے بیان وہ شہر میں چھین ترشی اوارو سے مٹی تھک نہ جب تری و کنا عباد سے تو سر سبز چشم ماہ میں سیر اعباد سے قاصد جواب زندگی ستھار دے جیسے اذان بلند کوئی روزہ دار دے ہنس کر گزرا یہاں سے رو کر گزار دے وعدی پر روز حشر کے پر کون اور عباد ہلکو تو ایک توہرہ نہ اٹھ دے کیوں کہ یون کو یہ پور شاہوار دے جب قصہ فزون کو آئے تو پہلے کار دے </p>	<p> تو آگے میں نہ شہر نہ دیار وارو سے چلا شہر تو چکر کا گل انو نگار دے تو سام ہو کہ وہ ترش اربنہ رار دے کیا خاک تھپ جان کوئی جان شاد سے جو لان سنہ زار کو لے شہر وارو سے ایسا سو کہ آٹھ ہی آٹھ جواب خط کرتا ہے یون فنا لے لے سید وارو سے اسے شہر تری عطر پیو ہے ایک اتہ لے دام دفع دل سے مری روز شہر آتہ بے بغیر گرہ چہند آب بقا تو کیا عاشق نہ بے اکرم گودان سی پانی شہر پیش سے سپا شہر مردانگی کوئی </p>	<p> نام تمام کون دشت اسے دے گورانی کو گزرتے دشت چینی جہاں کربان لگاتے ہوئے آتش فزنی سے دیکھا نہیں آتے ہوئے کہ سے ہوا مہم پیر بال سکھاتے کہ سے رات بکاوئے سے بخت فزنی کہ سے گزرتے بکاوئے سے بخت فزنی کہ سے گزرتے بکاوئے سے بخت فزنی </p>
<p> اس جہر پر تو ذوق شہر کا یہ حال ہے کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے </p>	<p> پوچھت راہ و فاس نکہ پر جن سے رہنمائی کی نہ کہ چشم دلا نہ نہر سے </p>	<p> نام تمام بکری کی ہوتی خار ہے گھنٹی کہ گزرتے بکری کی ہوتی خار ہے گھنٹی کہ گزرتے بکری کی ہوتی خار ہے گھنٹی </p>

نام تمام
 بکری کی ہوتی خار ہے گھنٹی
 کہ گزرتے بکری کی ہوتی خار ہے گھنٹی
 کہ گزرتے بکری کی ہوتی خار ہے گھنٹی

مطلع
 بلوستان کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب سچا ہے
 قلم نگار نے یہ بیان لکھ دیا ہے جو اللہ کے فضل سے
 نام
 بلوچستان کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب سچا ہے
 قلم نگار نے یہ بیان لکھ دیا ہے جو اللہ کے فضل سے
 مطلع
 بلوچستان کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب سچا ہے
 قلم نگار نے یہ بیان لکھ دیا ہے جو اللہ کے فضل سے

ہوتا ہے اگر دل تو محبت بھی شوقی	ہوتی ہے محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی
مطلع	
مصرورت چارہ دیکھی کیا چارہ گر کو شیر	مرچیں سے لگ رہی ہیں زخم جگر کو شیر
مطلع	
مرد کی کشتی طرہ دو تار میں میرے	وہ پہر طرہ کو عرض ہے کوئی طار میں میرے
مطلع	
مگر کاوار تھا دل پر پھر دیکھتے جان لگی	جلی غمی پر چھی کسی پر کسی کے آن لگی
مطلع	
بیسین سے آشکارا ہو کر کسی سا قیام چری	خدا کی گزینہ چوری تو بھونچ کر کیا چری
مطلع	
مٹی سے مٹی اپنی جو ترہ تھامیں لگائی	جو طوطہ کہتی مراد محبت میں لگائی
مطلع	
ہر ہوسے زیر گردن کوئی سری سخی	ہو یہ بکند کی صد جیسی کے دیسی سخی
مطلع	
کد کو چاہیے یوں پرینچو غم دیکھو	سرا کو چاہیے تھکا او مشو سب دم دیکھو

دل غش لب باغش پر بان طرہ مشکین پیسا
 عیسیٰ پوزین پر ہست موسائی پوزین پیسا
 مطلع
 کیا تاب دل جلون پر پوزین لاک مسک
 دوزخ بھی ہو تو ادنیٰ جلون پر پوزین لاک مسک
 دیوان دوزخ
 مطلع
 بلبل کے آنے کا سفر خفا صد اور دن کرے
 موزن خانے گاہے دو لگا خفا وہ دن کرے
 دوزخ کتا خاکو کا جنگل کشتیا کا عمل
 کوئی اس کو یاد دلا دے ہوا وہ دن کرے
 مطلع

نام
 بلوچستان کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب سچا ہے
 قلم نگار نے یہ بیان لکھ دیا ہے جو اللہ کے فضل سے
 مطلع
 بلوچستان کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب سچا ہے
 قلم نگار نے یہ بیان لکھ دیا ہے جو اللہ کے فضل سے

<p>مطلع</p> <p>بیمار غم جو اداس کا خاکہ زمین و آسمان</p>	<p>مطلع</p> <p>فون فون زنبور کی بیار زمین و آسمان</p>	<p>مطلع</p> <p>آستی گم کے تونے چو جانی کی ساقی</p>	<p>مطلع</p> <p>بہیمان سن دیو کا یہ توڑی ساقی</p>	<p>مطلع</p> <p>کھل ساقی کو زنبور پانی مبادی کا ساقی</p>
<p>مطلع</p> <p>راؤ کو نہ ہر حق کراہی شیخ منا جاتی</p>	<p>مطلع</p> <p>سنے ہوئے چو گلیکے زمان حجاباتی</p>	<p>مطلع</p> <p>نقہ تہا خفائی سے ہیں گھرین چوستے</p>	<p>مطلع</p> <p>کے جو دس کے عالم ہیں نظربین پلستے</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۲</p>
<p>مطلع</p> <p>اے مظلوم ہے حقیقت ہر حق جباب کی</p>	<p>مطلع</p> <p>اگر ہے ہوتی نعل بین مسرا جی تلسر کی</p>	<p>مطلع</p> <p>اے مظلوم ہے حقیقت ہر حق جباب کی</p>	<p>مطلع</p> <p>اگر ہے ہوتی نعل بین مسرا جی تلسر کی</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۳</p>
<p>مطلع</p> <p>کیا ہم غمی کرا ہے اوس گل کی ہر ج سے</p>	<p>مطلع</p> <p>سچے سے یہ کدو کر چکا ہے چو ج سے</p>	<p>مطلع</p> <p>دکھ کر چاک جا رہیے کائنات سن اپنے</p>	<p>مطلع</p> <p>اگر کے بین منہا ہنس کی کھیر حق ناخن اپنے</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۴</p>
<p>مطلع</p> <p>ہم ہیں غلام اوز کی جو بین ناکو نہیں ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>اسکو یقین جانو کر جو خد کے بند ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>تو جھکا ہو توڑا ہر بین سکتا اوز فوق</p>	<p>مطلع</p> <p>اور اگر تو ہی ہر سے تو وہ سچ کہتا ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۵</p>
<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۶</p>
<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۷</p>
<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۸</p>
<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۹</p>
<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کی ایک ہار دت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۰</p>

مطلع

مطلع

مطلع

گاہ پختی خلق اس در چہ الہی پادشاهی
 چہ پیری کا سبب ہر کام کی امید ہے
 نا امید ہوں تو غور زارم کی امید ہے

آگ و دوزخ کی بھی جالی کی پانی پانی
 ہم ہین نہ ہو کر چین کا دعویٰ کچھ
 شعلہ آہ کو بلی کی طرح چمکاؤں
 نوق جہ در سے کو گاہ سے کو بلیوں کا

مطلع

راشتر کو چھینٹا کر میر سے کہ دوزخ سے کچھ
 مردہ ہر دست زندہ ہو چاہیے سو کچھ

مطلع

معلوم ہوا اپنی دابروں تباہ سے
 اک تیر ہے گویا کہ ملا ہے دو کمان سے

مطلع

دل کے کیونکر کاؤ چشم شمع و شمع سے
 اوتنا فعل کیش حلدی آ کہ تو آئینہ
 بل بے باری کی کہ گویا اوسکا ہر تار سخن
 نوق زیبا ہے جو ہر ریش سفید شمع

مطلع

دوسا ہونے کو سب کا فرتوہ منو کو کر زور
 وہاں گھبرا کر تیرا ارادہ غور ہو کر سوز

مطلع
 وہ ہوں بن پر عامی سو نہ سوزاں سے
 غم دوزخ کرے سب کو شراکت ہے

مطلع
 بیت سے بیت سے بیت سے بیت سے
 بیت سے بیت سے بیت سے بیت سے

مطلع
 اگر ادھے تو آتے وہ جیسے تو خفا بیٹھ
 گھایا کو اپنے ادگ جب سے دل لگا بیٹھ

مطلع
 دل کمان ہر دہشت پر مرگت
 جی سے گانے سے عین جی و راکت ہے

مطلع
 رہے خاوند بنی عین کیونکر پانی
 گدیر قل و نر دہشت بنی پانی

مطلع
 باقی تباہی کو ابھی حسرت لگاتے
 کلا کر لے گئے جو دلا ہی سیاہ کی

عیدان

کتابت چو کلمات تیرے سب سے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے

وہ شاعر ہے جس نے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے

وہ شاعر ہے جس نے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے
 کلام چو کلمات تیرے سب سے

ہر دم دل خون گشتہ میں لکھتے تھے	جواہر پیشہ میں تھوڑا خون ہے
پھر جاتی تھی سینہ کو مری آدھی ادھی	برگشتہ جنت سوسری بخت گونج
دل کرنا ہوا دوسرے کے کامبختہ نصیب	علاؤ کی جگہ رنگ پریدہ سنگون سے
تاکم سبتہ بنا دور کی فریاد سپیری	عزنا کہ ہے ایوان محبت کا ستون ہے
فرد	
منت منت رہتے دیکھ کر ان کے ہنسی	سو بھی اگر تاسرے ترکان مینا بھی
مطلع	
البتہ کا مرزا جب فی مرزا تو جانے	یہ دور سراپا جو کہ سرخاڑ تو جانے
مطلع	
کتنے ہیں لوگ مرث تو سب بھولے	پر سب سے پاس اس بھی فی کھاڑ جاوے
قطعہ	
کون سے قووق کیا مال شہر	کہ غنی اکر کہ غنی تو تو مینے
تھیں شہر ال رکھنا اگر اندھیر	مری نختہ سید کی تیرگی نے
غیب غم شمع سان بونی نہ تھی کم	اور آئے تھے پسینوں پر پئے
یہ کتا تھا گھبرا کر فلک سے	کہ اوپر ہے میر بدختر کہنے

کون سے قووق کیا مال شہر
 تھیں شہر ال رکھنا اگر اندھیر
 غیب غم شمع سان بونی نہ تھی کم
 یہ کتا تھا گھبرا کر فلک سے

اس کے ایک مہینے کے اندر دو

مصطفیٰ

۱۱
 در دیارستانه و در دیارستانه
 در دیارستانه و در دیارستانه

امام بی بی جہان مستور
اپنی نظر سے

...

پیش کو

100

1

[illegible]

ایک

1

100

[illegible]

۲۰۰

1

...

12

7c



100

16

1

--	--

1

1



10

1

دیده آلود	مردم به ستم
هرش کز	خوبی او ستم
آینه دل	نظام از ستم
آهونین و	ی او ستم
بگردا	و به بیجا
عد و پش	دور از ستم
حرف و ستم	مقام ستم
	سبب بیجا
	ببین

کبھی میرا	اصحت	جاتے ہیں
-----------	------	----------

[illegible]

محل

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

طاق سے تو اوتار لے شیشہ	طاق پر رکھ کتاب اندیشہ
شیشہ سے کیا یہ دراز زبان	اور پھر یہ ستم کہ غنیمت زبان
مین ہوں مانند ساعر لبریز	جان بلب جان بلب کو گنیا سپہ
مجموم مجوم ایسے بادل نہ لگیں	پانوں تو یہ کے رکھ جانے لگیں

اگر دسے یا تنک مجھے نشہ بین چور
 دل کے ساتھ پہ پہلے توڑو نہیں
 شبہ بھران بسر نہیں ہوتی
 بستر رنج کج تنہائی
 شام سے حال تو بیچ نکمہ
 کیوں سنیں بولتے سحر کے طہور
 جان بیتاب جیسے بیکل برق
 نبضیں چھوٹی ہوئی غشی طاری
 دل سے رخصت ہو تا بوطاقت کی
 ہو سنا سحر بانغ ہے کسکو

کرم صفتی کونین بین جہاں کائنات میں
 اس کی شان میں ہے رقصان عاز و قسطنطنیہ
 کرم صفتی کونین بین جہاں کائنات میں
 اس کی شان میں ہے رقصان عاز و قسطنطنیہ

اس قدر رجاتی رہی عالم سہواری کی گنج
 واقعی کس طرح ہو صحت نہ اک عالم کو ہو
 وہ ولی عہد زمان مرزا محمد زلفیہ
 تقویت کا یہ اثر ہو عام جو ہیں برگ درو
 شادی صحت سوار سے تاج ہو کر شاد و شاد
 میں بھی اس شکر چین مغل میں وہ مطلع ہو

مطلع

آج ہی عالم میں میں وہ روز سعادۃ امان
 مزوہ جان بخش صحت ہے ترا داد اسیان
 ہے بے بے عرسے تیری بچا خلیق
 قندہ انشانی سے آب غسل صحت کی کس
 ہو دین اہتمام باقوتی میں ہوئی اگر
 جسم کو مل کے دھو یا تو جسم تو غسل
 دل عدد و سنگ لگا کتا شاد و شاد و شاد
 خور و گل کو مبالغائی بھرتی کے لیے

کرم صفتی کونین بین جہاں کائنات میں
 اس کی شان میں ہے رقصان عاز و قسطنطنیہ
 کرم صفتی کونین بین جہاں کائنات میں
 اس کی شان میں ہے رقصان عاز و قسطنطنیہ

کرم صفتی کونین بین جہاں کائنات میں
 اس کی شان میں ہے رقصان عاز و قسطنطنیہ
 کرم صفتی کونین بین جہاں کائنات میں
 اس کی شان میں ہے رقصان عاز و قسطنطنیہ

ہر روز صبح ازین ترکیا کے ملک سے
 کیا ہوا علم ہوتا ہے اگر کینٹ
 لیکلے یاد رہی بخت بین کینٹ
 قاضی چرخ بھی وہاں سے تو کیا گینٹ
 منہ دھقان فلک اس کے ہونے کا نہ گینٹ
 دور گردوں نہ ہونے ہو تو ہوا درخت
 جو اٹل لہریں تو جتنی اوٹھا ہے گینٹ
 آگے ہر شے کی بخت سے کینٹ کی گینٹ
 قاری دلی کوئی بھی نہ سہی کی گینٹ

مطلع نانی

کبھی مین رہتا سو دی مین تھا ایسا
 سیسا سو کبھی تصور کیش موبہات
 کبھی مین شیخ شیدخی اور کبھی شیخ رئیس
 کبھی مین قرب فرانس سے تھا عالی درجہ
 نامل موسیقی ایسا کہ ادا کرتا ہے
 کبھی مین شاعر عرا و ادب ان بلخ
 کبھی کرتا تھا عروسی کا بھی مین قافیا نگار
 کبھی پیش نظر انجیل و زبور و تورات
 کبھی زرد و شیتون مین ایسا کہ سارو مرید
 کبھی یہ آگے شاستر و بندو پڑا ان
 کبھی مین فقر اسماں مین نہایت دیوتا
 آخر سن دیکھا تو اس علم حجاب الاکبر
 فائدہ کیا ہر اک عالم کی جانی تو لے
 فائدہ کیا کہ جو دیکھے کتب ہر مذہب
 عقل سے گرچہ کیا اودہ ایسا پیدا

نور و نور

کو رضا مین نور سبحان نور دل
 من مطلب پہ بان کہ نور سے نور
 گوریا مین ہے منع اگر جنت
 شوق اجل چار چرخوں وہ جہین منست
 کیا ہوا جانا اگر سکہ بیرون ہے
 پتی بخت سے جو جھکے اسباب
 کام تو کیم نہ آئے نہ آئے ساعت
 حال ہے اگر کیم نہ آئے نہ آئے ساعت
 مسکرت ہو کیم نہ آئے نہ آئے ساعت
 سو وادین نہ آئے نہ آئے ساعت

ہر روز صبح ازین ترکیا کے ملک سے
 کیا ہوا علم ہوتا ہے اگر کینٹ
 لیکلے یاد رہی بخت بین کینٹ
 قاضی چرخ بھی وہاں سے تو کیا گینٹ
 منہ دھقان فلک اس کے ہونے کا نہ گینٹ
 دور گردوں نہ ہونے ہو تو ہوا درخت
 جو اٹل لہریں تو جتنی اوٹھا ہے گینٹ
 آگے ہر شے کی بخت سے کینٹ کی گینٹ
 قاری دلی کوئی بھی نہ سہی کی گینٹ

مطلع

مطلع نام ہے جس سے پہلے ہوتا ہے اور بعد میں ہوتا ہے۔
 مطلع نام ہے جس سے پہلے ہوتا ہے اور بعد میں ہوتا ہے۔
 مطلع نام ہے جس سے پہلے ہوتا ہے اور بعد میں ہوتا ہے۔

کو تصرف سے ہو تو صرف سبب و سبب
 علم سے لاکھ ہو شیخی تری پر تقدیر
 یہ مقالات مثال نقص مصنوعہ
 لک گئی آکھ مری خواب میں کیا لکھنا
 اللہ اللہ سے حسن او سکا کہ سرتا قدم
 پاو کر تا تھا قدر عا کو ہوا کے زراہد
 چشم و منشی کو اگر اپنے و دکھلا تو ہو
 دل شامت زوہ کو در پردہ پلاک
 آتش حسن سے اک شعلہ سرکش مینی
 فوج فرنگان وہ بلا صفت آرا تو کری
 چاہہ با بل جو فوج او و سولان لک کا کس
 لعل شیریں کی عداوت پہ جو دجان عاشق
 نیرم شرم تہم سے لبیا و سکتے خو گرم
 کھو لوسے منشی معدوم کمر کی چینش
 شونہی و باز کی تعریف میں او سکی مطلع

بے مقدار ذکر است ہونہ فرق عادت
 نہ کو کوئی تجھے شیخ علیہ ارمست
 ہوئے اکبار جو امانت تو اب غفلت
 کو مجھ نظر تھی بے بنوید بہجت
 تھا وہ خلعت کا تاسا سطور قدرت
 تو مجھ کو کہتا ہو سدا اقد قاست
 چو شرم ہو سے ہرن نشہ جام و شست
 زلف و آئینہ تھی وہ رعنا رہ چو آفتاب
 مومہ و و و لطیف سکی بھو و نکی حالت
 دست بیدار کی کدیت وہ عالم غارت
 دل گرفتار عذاب اوسمیت ہر باروت صفت
 تو دم نزع بھی عذاب کا چاہی شربت
 نہ نفع اعلیٰ سی اوں آکھو کو گم کی عادت
 واکر سے عقدہ مہر مہر لبون کی حرکت
 وہ چھو لین کہ جسے شک ہو و لکھو حرکت

۵۵
 توجہ بوجہ
 دل لاشعش کی کم کی نیست
 دل لاشعش کی کم کی نیست
 دل لاشعش کی کم کی نیست
 دل لاشعش کی کم کی نیست

بلا و بلا
 بلا و بلا
 بلا و بلا
 بلا و بلا

[illegible]

[illegible]

زبان ہو غامی سے غمناک نہ ہو
 نفس کا زور نہ لے کر اپنے
 ہوا بے باک نہ ہو
 چمن میں نہ ہو
 جو وہاں نہ ہو

عید کو دیکھ کر تری ساتھ خلعت کا بھرم
 لکھے گر خامہ ترا و صفت شیم اخلاق
 منشی ہوں کبھی تیری صفات سینکو
 ذوق کرتا ہے دعائے پاب ختم سخن
 عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم بین
 غیر خواہوں کار تری میرے سپرد گشتا

قسطہ و رہنیت حسن نوروز
 تیرے ہیں بلیں تیرے تیک زمرہ مرغ
 بزرگ یک صبا پائے نکیر کر پارچ
 تن پر ان کن سال چہ چہ چہ شہنچ
 آگے ہمت کے تر کو ہر شہوار کی گنج
 دست ماتم تیرا ہے کہ جو دین تیغ تیغ
 قلعہ کو دقتو میں چون زور ہو کیا شہنچ
 ایک ایک موافق کو مر سجان و مرغ
 صفت تیرے کا گویا ہو سب جاسطرس

زبان ہو غامی سے غمناک نہ ہو
 نفس کا زور نہ لے کر اپنے
 ہوا بے باک نہ ہو
 چمن میں نہ ہو
 جو وہاں نہ ہو

ہر ایک کو شہر کی طرح خوشی کی طرح
 کہے ہو میں نے شکر خندہ اس جزیرہ ساتھ
 سوار تھی یہ جو شام اپنی زبان شکستیں کو
 ہٹاں شمع سے ہر شب پہنچل شبو
 ہنسے چراغ تو ایسے ہنس میں پھول چھڑا
 سب سے پہلے پہنچ رہا صبح جون صبح کی ش
 عجیب نہیں ہو کر آدیش زمانے سے
 چین میں ہو یہ درختان خبر چوبون
 نہ کیوں نہ کیوں گلشن کو یہ پھولن طلح

ہر ایک کو شہر کی طرح خوشی کی طرح
 کہے ہو میں نے شکر خندہ اس جزیرہ ساتھ
 سوار تھی یہ جو شام اپنی زبان شکستیں کو
 ہٹاں شمع سے ہر شب پہنچل شبو
 ہنسے چراغ تو ایسے ہنس میں پھول چھڑا
 سب سے پہلے پہنچ رہا صبح جون صبح کی ش
 عجیب نہیں ہو کر آدیش زمانے سے
 چین میں ہو یہ درختان خبر چوبون
 نہ کیوں نہ کیوں گلشن کو یہ پھولن طلح

مطلع ثانی

ظہور زکس دھل جلا ہر صبح و صبر
 شمع عیش سے ہو یہ زاد عمل اکین
 عمل سے سورت ملک مایا میں تصویرین
 جہاں سے سیرم جہاں کو سعت تو
 زانہ دشمن عشرت کا اس قدر قاتل

ہر ایک کو شہر کی طرح خوشی کی طرح
 کہے ہو میں نے شکر خندہ اس جزیرہ ساتھ
 سوار تھی یہ جو شام اپنی زبان شکستیں کو
 ہٹاں شمع سے ہر شب پہنچل شبو
 ہنسے چراغ تو ایسے ہنس میں پھول چھڑا
 سب سے پہلے پہنچ رہا صبح جون صبح کی ش
 عجیب نہیں ہو کر آدیش زمانے سے
 چین میں ہو یہ درختان خبر چوبون
 نہ کیوں نہ کیوں گلشن کو یہ پھولن طلح

مقطع

ہر ایک کو شہر کی طرح خوشی کی طرح
 کہے ہو میں نے شکر خندہ اس جزیرہ ساتھ
 سوار تھی یہ جو شام اپنی زبان شکستیں کو
 ہٹاں شمع سے ہر شب پہنچل شبو
 ہنسے چراغ تو ایسے ہنس میں پھول چھڑا
 سب سے پہلے پہنچ رہا صبح جون صبح کی ش
 عجیب نہیں ہو کر آدیش زمانے سے
 چین میں ہو یہ درختان خبر چوبون
 نہ کیوں نہ کیوں گلشن کو یہ پھولن طلح

یہ کتاب ہے جو کہ تمام عالم میں مشہور ہوئی ہے اور اس میں تمام حقائق اور اسرار کائنات بیان ہوئے ہیں۔

یہ کتاب ہے جو کہ تمام عالم میں مشہور ہوئی ہے اور اس میں تمام حقائق اور اسرار کائنات بیان ہوئے ہیں۔

<p>جو تیرنگے کان سوزی وہ ہوجا سکے</p>	<p>طلب بین جان صدوی کی تراش کا کھیر</p>
<p>قطعہ</p>	
<p>تری ہے خامہ طغرائگاہ میں ہر روز</p>	<p>ہر گھنٹے ایک روش خط منعی وہ لکیر</p>
<p>قطعہ</p>	
<p>تو اس سواوی ہون اشکال ہندی سدا</p>	<p>مشاد سے دیکھ کر انکلیدیں اپنی سب تیر</p>
<p>قطعہ</p>	
<p>وہ روشنی تری خط میں کہیں مقلد اگر</p>	<p>لگاؤ اکھن تو سر عری جاتری نحر</p>
<p>تو ہر یہ نور بصارت کہ پڑھانے ہر جہت</p>	<p>جو ہو وی لوح چین پر نوشتہ تقدیر</p>
<p>سقم بین گرتی اوصاف کہ تصور کرے</p>	<p>زبان خامہ عطار کو کرناک سے تیر</p>
<p>قطعہ</p>	
<p>ترا سمدی وہ تیرو کہ وقت خرام</p>	<p>نظر جو دیدہ زرقاکی بھی اور سکا نظیر</p>
<p>کہ سیر گاہ وہ عالم ہوا کہ نہ وہ</p>	<p>اور اور سکا شرف سے تا عرض صد گاہ</p>
<p>تری جو بین کی تو سرین خسرو الگ کون</p>	<p>کرون حکایت شیرین کو کہیں نحر</p>
<p>کہ نیک کہ کہکبک تیشہ نیل بان نہ راو</p>	<p>وہ وہ فون دانست صفایا یک پیچہ شیر</p>
<p>قطعہ</p>	
<p>چلے نہ اشرفی آفتاب عالم بین</p>	<p>خط شعاع سے اوپر جو یہ نور نحر</p>

یہ کتاب ہے جو کہ تمام عالم میں مشہور ہوئی ہے اور اس میں تمام حقائق اور اسرار کائنات بیان ہوئے ہیں۔

یہ کتاب ہے جو کہ تمام عالم میں مشہور ہوئی ہے اور اس میں تمام حقائق اور اسرار کائنات بیان ہوئے ہیں۔

کون سا بین ترسید ز آس سبیلان
 بار منت کا ہے سایہ تر آس سبیلان
 کون سا بین ترسید ز آس سبیلان
 بار منت کا ہے سایہ تر آس سبیلان
 کون سا بین ترسید ز آس سبیلان
 بار منت کا ہے سایہ تر آس سبیلان

<p> نہ وہ پنجہ خورشید خندانگ شفق تان اک عکس فن او سینکا ہو زروق جبط خضر نیالی بین ن ہستی اوق گر ہوتا ز نظر دیدہ عطا شفق آئینہ آب خیالت بین مستغرق شمع گرد یکجا و سی شرم سے جای عرق نیچے گلکین کی ہے کھری در گلکے دن مجھے یہ کہنو لگے کیوں سچ تو گلکین باحن نغمہ عیش سے ہر نرم جہا بین رونق برہین لکھ بھی گلشن سے گلگون بین کوئی مغل اوسو کتا ہو کوئی استبرق چنگے ہو نخل سی سستی میں ہمیشہ رونق کہ وہ ہے خسرو دین می دین بہن اور سکے پیر دن کو بہن اور سکے دین یعنی توصیت کو لائق ہو بلکہ الیق </p>	<p> دست و بازو پرورش عجب بیج بہا سینہ تان صفا آب گہر کا دریا تارکایس کراوسکی کہ سمجھا شکل ہے گران و سپہ زاکت سونہ باندی گز اوسکا وارون وہ مصفا لگا کر دیکھو دی کما کو سن ق بلورین کی صفائی اوسکی قدم گلکین تو وہ بانوں کو مٹائی ناخن آکے بالین پر وہ طائر سربا انداز مژدہ عید سے ہو گلشن عالم بین رہا دوش پر سر دلبر کر ہے اک ہنرنا جوش ہنری سے ہے وہ فرش سر جوش بلخ عالم میں ہے جوش بہار عشرت تو بھی کہ تہنیت عید کا اوسکی سامان وہ بہادر شہ فاندی کہ دم مہر کہ ہون صبح اوسکی ہے مناسب بچہ بلکہ انب </p>
--	---

وہ زنی بہت عالی کا ہے عالی جوت
 قلم آفتاب ہوا کہ سب اسباب بہت
 بوٹی سنا اونی کو اپنے
 لے خیر دادا کے لے خیر و انصاف
 اس قدر سے عدالت کا دینی حکم

[illegible]

یہ خطبہ ستر سے دن ہوتا ہے مگر اس کے لیے عیسائی اور اہل
 بڑی شہر کو کہتے ہیں کہ اس دور میں ہر سال
 کی تاریخ ہے کہ ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال

گر دمی قہر کی گرمی شہر مہرق بن جائے
 قوت ماسکہ مسک کو فواسے گم ہو
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال

وہ کہ کیا باوصیا میں کہ وہم سیر جہاں
 یزین ہی و چار قدم خاک از کار رہا
 سب سے وہ سیکل میں گرویدو تو سر نہ میں
 جلا لٹا کہ جہاں عرصہ جولان اوسکا
 زیب تن اوسکی ہو چند ہی ہر گل تصویر
 اوس فلک سیر کو جو لاجر کو تو یہ دیکر

تیرو مہتری کی لمبی کی طرف کی فرنگ
 کہ کشان کو وہ فلک پر سے زمین پر
 جیسے اٹھو بزرگوں کو بوجہ کافران
 سیر بہ اندیشہ شے لی باہر سے دستار
 نیشکر راہ میں گئیں اگر اوس سے اطفال
 اوسکی تسک پہ شہا جلوہ نمایاں ہو

یہ خطبہ ستر سے دن ہوتا ہے مگر اس کے لیے عیسائی اور اہل
 بڑی شہر کو کہتے ہیں کہ اس دور میں ہر سال
 کی تاریخ ہے کہ ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال

یہ خطبہ ستر سے دن ہوتا ہے مگر اس کے لیے عیسائی اور اہل
 بڑی شہر کو کہتے ہیں کہ اس دور میں ہر سال
 کی تاریخ ہے کہ ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال

یہ خطبہ ستر سے دن ہوتا ہے مگر اس کے لیے عیسائی اور اہل
 بڑی شہر کو کہتے ہیں کہ اس دور میں ہر سال
 کی تاریخ ہے کہ ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال
 ہر سال اس دور میں ہر سال اس دور میں ہر سال

مطلع مانی
 منہ جہاں سے اور پڑھو تو یہ نصیب
 منہ جہاں سے اور پڑھو تو یہ نصیب
 منہ جہاں سے اور پڑھو تو یہ نصیب

قصیدہ دہم

لا انیرنگ سے ہونگ نوری پرخ میل
 قور زائے سے وہ عیار ہو میری ربا
 ہے توکل کا اعاطہ وہ عہدیت کا حصار
 گم ہوں ظاہر کی خرابی سے صفات اصلی
 پیش و شن نہ گذریں سے سین سلج کوئی
 ہو تے سیرت سے وہی وان لا اور متاز
 نہیں بے تہی علائق کسی عالم میں گ
 ہے تہ خاک بھی قارون کو سفر شرمک
 عید اک روز جہاں میں معنا آج کیا
 کشت سبز فلک دوں کے زکھ پشم شرم
 قابل انسان کے صحبت کو افسانہ ملک
 جتنا خورشید ہے اوتنی ہی بارش ہو امل
 عشق کو کھڑے ہے ان ارغوا کیش سے برور
 لگے نہ چرخ کو گرا لہ عاشق کی ہوا

واہ بکرا ایسے کچاس خم میں عجیب بک میل
 لاکھ بیس بیس بیس کے بکری ہر نیل
 کہ جو حفظ خدا جسکی نہ خندق نہ فیصل
 رنگ تیا ہے چھاپہ ہر شمشیر اصیل
 بلکہ ہے آتش نرود گلستان علیل
 در صورت میں تو کچھ کم نہیں تباہی
 رسم تحریر میں بھی چھوٹی نہ زنجیر نیل
 سین تاح تری منزل آرام نیل
 مہر ہے کثرت حکمت کو بان عیش نیل
 خوشہ دین سے یہ ہر ہے یہ مری نیل
 بجایا پیش ہی صورت و عیا میر نیل
 ہو کو کیونکر پیش عشق و رمت کی نیل
 بار صر کوہ الم بے عمل جبر نفیل
 دم میں جہاں وہ خانی کی طرح ہو نیل

۹۱
 دیوان نوری
 غزلت سے ہو سیدار کو آئی پیری
 و عہد ہے وہ تار کھینچ اور تو
 وہی منزل ہے طوفان کھڑے حیات گذران
 کہ پستار وقت کوئی نہ فرغ ہے نہ میل
 شمع اندوہ ہے وہ روز سنیں تو بیکار
 غم عصیان سے تو ہے راحت عقار و بیج
 کورنی ہے تو چکا رنگ کاروان کینیل
 ہسکا آستیناں سے فقہ کار جمیل
 پور جاننے کو دکھائی ہے گریسا کیون
 کہ ہر بار دین تو دین و گریسا کیون
 کہ ہر بار دین تو دین و گریسا کیون
 کہ ہر بار دین تو دین و گریسا کیون

مطلع مانی
 منہ جہاں سے اور پڑھو تو یہ نصیب
 منہ جہاں سے اور پڑھو تو یہ نصیب
 منہ جہاں سے اور پڑھو تو یہ نصیب

عدل رستے سے کیا روی زمین کو گلزار
سینن یہ جوش گل ولالہ گل آیا ہے
دو سٹے دیدہ بدین کہے یہ عین صلاح
تیر برائے عہد و چو بیکان دار فضا
برہنر سلطان بخواہ ہوا دل ہی فضا
منگے بن تری اصناف کہ ہوں لحد قلم
ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر گاہ
عید ہر سال ہر فرخ تجھے با جاہ و جلال
جو نہالت سے ہوں گراہ وہا نخل خدا

ایک ایک عدل میں گئی ہوا تیرا عدل
وا خواہی کے لیے خاک سے خون باہل
ہو تری نوک سنان سرسہ کو ہی جوش
کہ تم نور سے ہی ہو تیرا وں اس کی قدیل
آسکے پشت پر سے نہ کبھی تا حلیل
دے اگر کھول کے بھی کوئی سرخون کہیں
ہو گر ان خاطر نازک پہ باط قلیل
ہوں قوی پایہ تری دوست صبر قدیل
دل اقام سے ہوں خاک نہالت پہ ذلیل

بے بیگم
کھانگن او سب
سب کو اس جہالت شہباز
بن
جایا اس صحن
ہر چہ باد گل
وصف حال صاحب
کھلی ہے ذوق
دیوان ذوق

۹۳

<p>میرزا شاہنشاہ بہادر نے</p>	<p>قصہ صید انگلی کیا جس دم</p>
<p>خون نچریے ہر اسارا</p>	<p>دامن وشت لالہ دارم</p>
<p>نہ بچا اوس شکار انگن سے</p>	<p>صید کوئی سو صید حرم</p>
<p>منع عینج اور غوال و پانگ</p>	<p>ہوئی سکین پذیر وشت عدم</p>
<p>بے جگر گوشہ بہا در شاہ</p>	<p>ہو بہا در نہ کیون وہ نیک شیر</p>

بن کر اس وقت وہ دروازہ کھول کر پھینکا
 نہ تھا یہاں بھی ظاہر ہے کہ یہاں ہی
 قتل و نشان ہوا اگرچہ اس کا باب ہفت روزہ
 کے لیے نہیں لکھا ہے مگر اس کا
 اور طبعی ہونہ وہ قتل اب تک نہیں
 طرفہ زمین میں کھادیا گیا ہے

چنانکہ انسان ہے کہ انسانیت پر انسانیت کے
 دل میں جبکہ خوش سنان میں تو نہایت لیکن
 دل وادب سے ناز کے ہے زبان و توان
 کی کیا کہتا ہے تمام دنیا پر تیسری
 قصیدہ و روان

مطلق شیریں ترادو ہے کہ ستائیں جسکی
آب در یامین ہو یہ جو بشِ عداوت پیدا
اس قدر تابعِ فرمان ہے زمانہ تیرا
ہو کے سرِ سبز بہار ان کرم سے تیرے
بلکہ حیرت کی بہین جا کہ سرِ شاخِ خندگ
وہ تر از در حمایت ہو کہ جسکی باعث
ہل سکیں پھر نہ جگہ سے کبھی باز نہ رکھیں
دیگِ مطہج پہ تری یہ فلک پر اجنسم
پیل تیرا گلِ سوسن کا بڑا ایک انبار
اوسکی خرطوم کسی ولبر لیلیِ رش کی
لکھنِ شوخی جرتری تو سنِ پلاک کی مین
وقت کا وہی کچھ مومِ معرکہ رکاب اوسکا
اے فلک جاہ تری در کرمینِ مزہ خاک
مطہج رنگین مین شہ و ہمن لا لا و گل

پایان

ہے اب وہ قشاد و
 بد عی و ایمانی ساغر آستان
 دلچسپ و طبعی کا نشانہ گراستان
 کہ تمام چشم نشانہ گراستان
 ہزاروں کے کیوں کر ہر ہر
 پیکیا زون کے کیوں کر ہر ہر

واصل کیا ہے
 تاج شاہ کی اوسکی دوسم کے تاج اسان لکک
 فرزند شاہ کے لیے جوان بڑا اسان
 سب اوسکی بارگاہ میں بیکار
 ماضی عسائے ملکشان بیکار
 اس بیکار نوید کے سب اسد سوز
 چو کہ بیکار نوید کے سب بیکار
 تندر کی بیکار نوید کے سب بیکار
 ناز

جانبین کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے

جانبین کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے

جانبین کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے

دو حساب صرف سو اس بیاہ کے ہو کم
 تو دون کی پختہ سطح عالی ہیں اس قدر
 اس روشنی کے چند و گماہ کو چرخ بیان
 ابر بارود و دو چرخ افغان سے تو بہ تو
 چرخ قرین و رہیں ہو روشنی دو چند
 کوڑا سے پارہ پارہ قلندر کے واسطے
 یکے سے وسیا وہ خوش رنگ نوبہ نو
 طلیحہ یمنین ہیں وہ نقل پر کا اوس کا کلر
 اگر ایشامی اور وہ گماہ و رنگ ملک
 بڑا ہے اس میں بیل طلای و تقری
 نقار خانے کی ہے پران مان سے وہ نکو

کوتا ہے رقص تخت پر نقار خانے کے
 آواز وہ نامہ نوبت سے گونج اٹھا
 دو گماہ و یمن کی ہے یہ علامت سنگ کی

جانبین کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے
 جو کہ اس کے لئے ہے جو کہ اس کے لئے ہے

ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہا پہلی کی پانچواں
 ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہا پہلی کی پانچواں
 ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہا پہلی کی پانچواں

قمر بان نہ کیوں میں کچھ ہو پھر کچھ کر آسمان
 کوکب ہمیشہ یار تر آباد رآسمان
 جطر ع کو ہمارے سے بالاتر آسمان
 گر شتری خطیب ہو تو ہنر آسمان
 بے لہلا سا ایک کنارے پر آسمان
 ہر جاے مثل کشتی بے لنگر آسمان
 زمیندہ جس کے واسطے بالا تر آسمان
 گویا کو ایک دامن پر گوہر آسمان
 ہر مصلحت ہلال تو صیقل آسمان
 آجائے جیسے آئینہ کے اندر آسمان
 رفت میں بھی ہے پیل جبل پیکر آسمان
 بنوے ماہ نو سے رکاب زرا آسمان
 کھاتا ہا زمین پسد اچھا آسمان
 ہے بلکہ تیرا گروہ دشکر آسمان

قمر بان نہ کیوں میں کچھ ہو پھر کچھ کر آسمان
 کوکب ہمیشہ یار تر آباد رآسمان
 جطر ع کو ہمارے سے بالاتر آسمان
 گر شتری خطیب ہو تو ہنر آسمان
 بے لہلا سا ایک کنارے پر آسمان
 ہر جاے مثل کشتی بے لنگر آسمان
 زمیندہ جس کے واسطے بالا تر آسمان
 گویا کو ایک دامن پر گوہر آسمان
 ہر مصلحت ہلال تو صیقل آسمان
 آجائے جیسے آئینہ کے اندر آسمان
 رفت میں بھی ہے پیل جبل پیکر آسمان
 بنوے ماہ نو سے رکاب زرا آسمان
 کھاتا ہا زمین پسد اچھا آسمان
 ہے بلکہ تیرا گروہ دشکر آسمان

ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہا پہلی کی پانچواں
 ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہا پہلی کی پانچواں
 ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہا پہلی کی پانچواں

دعائے راسخانی پڑھ کر اور کاغذ صاف لکھ کر
 باریک چھانچ کر لکھ کر اور کاغذ صاف لکھ کر
 باریک چھانچ کر لکھ کر اور کاغذ صاف لکھ کر
 باریک چھانچ کر لکھ کر اور کاغذ صاف لکھ کر
 باریک چھانچ کر لکھ کر اور کاغذ صاف لکھ کر
 باریک چھانچ کر لکھ کر اور کاغذ صاف لکھ کر
 باریک چھانچ کر لکھ کر اور کاغذ صاف لکھ کر
 باریک چھانچ کر لکھ کر اور کاغذ صاف لکھ کر

طریق تہذیبی میں ہر صوبہ کی حالت میں ہو اور میں قلعہ اعلیٰ میں مہمان مسکن	سہارا ہو و تو تاجہ غریب لیاں کا و امن میسما کا ہو بال لا خانہ تا خورشید سرور و فن
چراغ عمر سے تیرے جہان سارا سنو رہو فسد و فساد کو ہر دین دین چھوڑو	
شفیق گلگونہ ہو جیت کر ہو خوشی کو خرباز ترقی نامکشان کی ہو دوسے بازو کو	کر کے آراستہ تاشام اپنی ہو کے گیو گو کر کے دوسے سے تا قوس قزح ہزار بارو کو
لب پان خور و دشمن کے لو سے تیرا بھر ہو سر ہوا ہر نفرت تیری انکشت سنان پر ہو	
گلستان میں ہوتا گل اور گل ہر شاخ ہر پیریا رنال تاک میں لگو رہو انور میں مہربا	نیرستان میں ہوتا نالے اور نالے سے ہر پیریا اشہ مہربا میں ہو اور ہر شاخ ہر پیریا
شراب عیش سے خالی کہی تیرا نہ سنا ہو ہمیشہ ہنسنے ہنسنے سے تیرا جتن بہت ہو	
رہے تہ کام و بندار وں کو احکام شریعت رہے تہ کام و بندار وں کو احکام شریعت	خوشی تہ کام و بندار وں کو احکام شریعت خوشی تہ کام و بندار وں کو احکام شریعت
رہے تہ کام و بندار وں کو احکام شریعت رہے تہ کام و بندار وں کو احکام شریعت	خوشی تہ کام و بندار وں کو احکام شریعت خوشی تہ کام و بندار وں کو احکام شریعت

نام نام
 ۹۶
 دیوان نوری
 مطبع
 فصل لکھ کر ہے وہ سلطنت آرا سے طلب
 کمالیہ میں لکھ کر ہے وہ سلطنت آرا سے طلب
 اشعار و دیوان

نام نام
 دیوان نوری
 فصل لکھ کر ہے وہ سلطنت آرا سے طلب
 کمالیہ میں لکھ کر ہے وہ سلطنت آرا سے طلب
 اشعار و دیوان

علی ہسٹننگز علی اور علی ہسٹننگز بار
علی ہسٹننگز علی ہسٹننگز بار
علی ہسٹننگز علی ہسٹننگز بار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نوید بجزئی است کتابی بر افراز بهمال
 حاضر غنیمت عالی است بهر کار بهمال
 اگر زود است غرض ششیل که از بهمال
 آسمان سلسله کبریا بهمال
 دست نمت را از ششیل که از بهمال
 تری بخشش است بهمال
 باین فرست در دودن پر گدایا
 پنهان کاسین بحر سبزه زمین دل
 اور کسین بحر و دودین است بهمال

۹۸

تاریخ

۹۲

دوق کرنا چاہنے والی اور کپڑا
عید سال برفانی برفانی
نہری دن سے ہوں نہ سہارا
اور جاسد پتھر واسطے اون کے ہاں
چرخ پتھر کے پتھر و غمراہاں
التمام و توفیق

قصیدہ نامہ
لکھن چوہین کوئی مضمون ناسکچینہ
نور لکائی زمین اوس کے غزل سی زمین
پہاں ہے جسے حضرت دافع کے
میدان کے صور قیامت
نا دعو

پاکرداب سے ہے گردن ان آبی
دست ہمت نے تو کھولی روپ کی نیت

خیری بخش سے بودیر کا معین ہے گمان
چنگیزین ہرین اور از او سو کیا حصار

2

وہاں ہے تری فوج میں نقارہ حیا فلک آتا ہے صاف چہرہ کی صورتِ نظرِ مال

2

تا ستر طائر ایک زندہ نیچے سے
مستور چھک چوب کشکار پر بند ہو

مطلع قصیدہ منع حضرت ابوشاہ السیاحیہ بیت آرامگا

نام کو اللہ اکبر کی تری توقیر ہے	داخل ہر باب ہے شامل ہر باب
----------------------------------	----------------------------

انعام

کہ وہ اگر قوتِ منت کا آج آئینک

تادفوز و نبات کے افکار اور کہانے

نہایتی از خود مرشدی کہ کسی را نباشد کہ ہر دو مہ کو گاہہ ملازمہ آغاسی کو ہے نہ گاہ

ط

مهر و ماه فاطمه و سراسر اوزنگ	مهر و ماه فاطمه و سراسر اوزنگ
-------------------------------	-------------------------------

ایک ایک / میر /

بے بیہوشی میں

[illegible]

قطعه

یہ ایک نیا کتب خانہ ہے جس میں ہر قسم کی کتب و رسائل جمع ہیں۔ یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔

اشعار فقیدہ

یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔ یہ کتب خانہ ہر قسم کی کتب و رسائل جمع ہیں۔ یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔

دوم نظارہ قوسے روئی کو پہنچا
داسلے نیرے نر و قوش ننگر سہا
دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سنو سہا

کثرتِ تار نظر سے ہوتا شایون کی
روز و شب آبِ سمنابین سے بنا کر لایا
جسکو دعویٰ ہو سخن کا یہ سنا دوا و سکو

رباعیات مدح

فرخ ہو سدا جہان میں جین نر و ز
ہر سال حمل میں مہر عالم افروز

شما با تجھے بادولت و بخت میں روز
ہو وے شرف اندوز نر و ز طالع سے

رباعی

اور تجھے جہان روز مسرت اندوز
اور ہے مہر جہاں کیا کو اک ماہ اک روز

نور شہید سے اک روز جہان میں نر و ز
ہے جھکو زانے میں شرف دوا و ماہ

رباعی

نور ہو صفت اعدا پر سفر ز فیروز
اے شاہ عدو کش ترا ہر ول دور

کتنا ہے یہ فیروزی رنگ نر و ز روز
ہو دشمن سرکش کے لیے سہم الموت

اشعار فقیدہ ہفت زبان

یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔ یہ کتب خانہ ہر قسم کی کتب و رسائل جمع ہیں۔ یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔

یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔ یہ کتب خانہ ہر قسم کی کتب و رسائل جمع ہیں۔ یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔

یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔ یہ کتب خانہ ہر قسم کی کتب و رسائل جمع ہیں۔ یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔

یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔ یہ کتب خانہ ہر قسم کی کتب و رسائل جمع ہیں۔ یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔

یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔ یہ کتب خانہ ہر قسم کی کتب و رسائل جمع ہیں۔ یہ کتب خانہ ہر روز کھلا رہے گا۔



دیوان کلیات طغریا انتخاب ہے چاروں جلدوں کا مجموعہ
 سران الذہن طغریا انتخاب ہے چاروں جلدوں کا مجموعہ
 دیوان بہار عرب - درمیانہ کلام رسالت مولف حامی
 غزلیہ مصطفیٰ آبادی -
 دیوان لطیف - پاکیزہ دیوان غزلیات سے معراج نامہ
 سرور کائنات مصنفہ حافظ محمد سعید لطیف علی بن صاحب
 بریلوی -
 الغضا - معنی سرور دیوان نامہ دیوان کی محافل المصطفیٰ
 از تبار کے طبع بلکہ معنی غلام سرور لاہوری -
 دیوان ہجر رسالت - عمدہ کلام از مرزا قمران علی بیگ
 ساکن -
 دیوان نیاز - از روشنی مسکن معنی از کتب پندہ و نیاز
 امیر بریلوی -
 دیوان شہید دی - مصنفہ کرامت علی بن شہیدی نعلیج
 دیوان اصغر - معنی بلکہ الغیب از مرزا میر تقی -
 دیوان عالی و کلومی - معنی مرثیہ دیوان مختلف مقامات میں
 چھپا اور بریلوی خواہش سے بکا اور ہنوز خواہش فرما رہا
 اسی طبع سے ہے کیونکہ ہنوز ہے علی بابہ حرر الاسد اللہ
 بریلوی کا کلام ہے جن کا مشعل و نظریہ و سنان میں
 مبین ہے بلکہ طبع نعلیج سے مشعل ہو کر
 طبع ہوا -
 دیوان نشاط الاحباب - مصنفہ بابو برگر ہر سہا ہے -
 دیوان جبار - مصنفہ مرزا حسین بیگ نعلیج ہر سہا ہے -
 دیوان فائق - سب سے بظہر عشق کلام ادب کا دل آویز نامہ
 خواہد ہر سہا ہے -
 دیوان واسطی - نادر کلام بریلوی سعید ضل و سنان
 قلم از مرزا سعید -
 دیوان عاشق - کلام لطیف از مرزا کمال نعلیج عاشق -
 دیوان خواجہ میر و - شاعر صاحب باطن -
 دیوان کجاہر حقیقت - درمیانہ سید مجتبیٰ صاحب
 علی احمد نعلیج -

دیوان ہشتیا - مصنفہ کمال دہلوی -
 دیوان صفا - سے ہنوز کلام از مرزا میر تقی علی بیگ
 دیوان احسان - از سعید دانش علی بیگ -
 دیوان نواب علی انارک و لہ - مصنفہ سیدی الدین خان سہا و نعلیج
 عرفان نواب ہنوز صاحب -
 دیوان مخزن شوق - غزلیات بطرح حضرت نور علی
 مصنفہ شوق ہنوز اس کے سرور و نعلیج ہر سہا کلام میں کلام
 ذوق و سرور کلام میں کلام ہنوز -
 الیضا - شاعریت کلام ہنوز کلام شاعر ہنوز ہے -
 دیوان ولی - ہنوز کلام شاعر ہنوز ہے ہر سہا شاعر کوئی
 زبان ہنوز شاعر ہنوز کلام شاعر ہنوز ہے ہر سہا شاعر کوئی
 مین اس سے شاعر ہنوز کلام شاعر ہنوز ہے ہر سہا شاعر کوئی
 سے دستا ہنوز -
 حینستان جوش - دیوان نواب محمد حسن خان بریلوی از مرزا
 نواب علی بیگ -
 مجمع الاسرار - ہنوز کلام شاعر ہنوز ہے ہر سہا شاعر کوئی
 حین سے نظر - اشعار از مرزا سید اسفندہ فرید ہنوز
 ہنوز ہنوز شاعر ہنوز ہے ہر سہا شاعر کوئی
 گلستانہ آمانت - ہنوز کلام شاعر ہنوز ہے ہر سہا شاعر کوئی
 گلستانہ لغت - اشعار از مرزا سید اسفندہ فرید ہنوز
 گلستانہ حندان - کلام ہنوز کلام شاعر ہنوز ہے ہر سہا شاعر کوئی
 ہنوز -
 سمش فضل - معنی از مرزا سید اسفندہ فرید ہنوز
 منا از مرزا سید اسفندہ فرید ہنوز کلام شاعر ہنوز ہے ہر سہا شاعر کوئی
 گلشن فیض - معنی از مرزا سید اسفندہ فرید ہنوز
 حریر سرور - معنی از مرزا سید اسفندہ فرید ہنوز
 ریاست سرور -

کتاب قصہ جات خضر

الف لیله - بالتصویر اردو مترجمہ محمود حویلی الہ عظیم
مولوی محمد حامد علی خان قائد حلف حافظہ غلام علی خان شاہ آبادی
لکھنؤ - بیانیہ نظم اسم اللہ الہامی -
الضیاء - مترجمہ مولوی صاحب مروج القدر -
فسانہ عجائب - بالقرینہ علامہ مرزا حب علی بیگ سرور -
ایضاً - برقا خانی -
ایضاً - برقا خانی -
ایضاً - بقیہ القبر -
سروش سخن - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
خلیہ حیرت - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
باغ و بہار - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
ایضاً - برقا خانی -
طاس مضامین - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
وقائع راجلہ - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
آرامین محفل - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
ایضاً - برقا خانی -
ایضاً - بقیہ القبر -
داستان امیر حمزہ - بالقرینہ علامہ مرزا حب علی بیگ سرور
مولانا محمد علی -
نور مریض - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
عمر حسن دہلی -
بستان حکمت - اردو ترجمہ از سید علی کامو لکھنؤ
نور ان گرا -
قصہ سیاہ پوش - مولانا محمد علی بیگ سرور -
فسانہ معقول - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
اکثر اشعار کبری -
قصہ سورج پور - ایک زمیندار کا بیان مولانا محمد علی بیگ سرور
آئینہ معقول - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
نور اور سید غلام حسین خان بہادر اکثر اشعار

کھری کے
جیاوہ شمعیر - نادر عبادت سید غلام حسین مودودی
مولانا محمد علی بیگ سرور -
قصہ الرکب - مولانا محمد علی بیگ سرور -
سیر معقول - نادر عبادت سید غلام حسین مودودی
اکثر اشعار کبری -
قصہ گوی بند بھر قمری -
سنگار سن بنیتی - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
بنیال حبیبی - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
کل رکاوٹیں - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
طلوع لکھنؤ - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
قصہ کل صنوبر - مولانا محمد علی بیگ سرور -
طلوع ناسم - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی

کتب فناء منظم

الف لیله منظوم - بالقرینہ علامہ مرزا حب علی بیگ سرور -
۱۔ جلد - نظم و کتب سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
۲۔ جلد - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
۳۔ جلد - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
۴۔ جلد - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
محمودہ مختص - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
۱۔ سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
۵۔ سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
قصہ سوداگر کی - نظم -
قصہ ماہی گیر -
قصہ مجسمہ -
قصہ شمعور -
سنگار سن بنیتی - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
گلزار ابرار - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی
چشمہ شیریں - سیرت شادی الہیہ سید الدین حسین مودودی

CALL No. { ۸۹۱۴۳۱
۷۲۲۷

ACC. No. ۷۱۳۷۱

AUTHOR ذوق، محمد اسماعیل

TITLE [۳] دیوان ذوق

URDU SECTION

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME
OF ISSUE



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept over-due.

RULES:—

- John W. Allen
J. W. Allen
J. W. Allen